تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو

منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم و خواندگی حکومت سندھ، بمراسلہ نمبر: SO(C) SELD/3-910/18
مؤرخہ 3 مارچ 2020 بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ

قومي ترانو

پاک سرزمین شاد باد کِشورِ حَسِین شاد باد
تونشانِ عزمِ عالي شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ وهلال رهبرِ ترقّي وکمال
ترجمانِ ماضي، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائي ذوالجلال

ہیلو! میں ہوں علمی۔ میں آپ کے ساتھ ہوم ورک کرتا ہوں، آپ کی مزیدار کہانیاں سنتا ہوں
اور آپ کے مسائل حل کرتا ہوں۔ تو پھر

”علمی“ + پیغام لکھ کر TEXT 8398 پر SMS کریں۔

سلسلہ وار نمبر			
سال و ماہِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت

آزمائشی اشاعت

اخلاقیات

پانچویں جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو

منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم وخواندگی حکومت سندھ، بمراسلہ نمبر: SO(C) SELD/3-910/18
مؤرخہ 3 مارچ 2020 بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ

ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو
کے صوبائی کمیٹی برائے جائزہ نصابی کتب کا تصحیح شدہ

نگران اعلیٰ: احمد بخش ناریجو (چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ)

نگران: عبدالباقی ادریس السندی

مصنفین: ☆ نیاز احمد راجپر ☆ پونجراج کیسرانی

مترجم: نیاز احمد راجپر

ایڈیٹر: ندیم ریاض ڈیوڈ

صوبائی جائزہ کمیٹی

☆ انجنیئر اے ایل جگرو ☆ سلمیٰ لغاری ☆ نارائن داس آسنانی

☆ ندیم ریاض ڈیوڈ ☆ ڈاکٹر چمن منشا ☆ گنیش مل-این-آسنانی

کمپوزنگ و لے آؤٹ ڈزائننگ: نور محمد سمیجو

طبع کنندہ:

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

	عنوانات	صفحہ نمبر
پہلا باب:	اہم مذاہب کا تعارف	1
	• سامی مذاہب	2
	• اہم پیغمبر	3
دوسرا باب:	سامی مذاہب کا تفصیلی تعارف	13
	۱۔ یہودی مذہب	14
	• تعارف	14
	• مقدس کتابیں	14
	• تالمود	14
	• حضرت موسیٰ علیہ السلام	16
	• حالاتِ زندگی	16
	• احکام عشرہ	18
	• خدا کی وحدانیت میں یقین	18
	۲۔ مسیحی مذہب	21
	• تعارف	21
	• مقدس کتابیں	21
	• بائبل	21
	• حضرت یسوع مسیح	22
	• حالاتِ زندگی	22
	• تعلیمات	23
	• پہاڑی وعظ	24

عنوانات		صفحہ نمبر

	• نیک سامری کی تمثیلی کہانی	25
۳۔	مذہب اسلام	29
	• تعارف	29
	• مقدس کتاب	30
	• حضرت محمد ﷺ	31
	• حالاتِ زندگی	31
	• میثاقِ مدینہ	34
	• خطبہ حجۃالوداع	35
تیسرا باب:	اخلاقی اقدار	39
	• پڑوسیوں کا احترام	40
	• بڑوں کا احترام	45
	• تمام مذاہب کا احترام	50
	• محلے کو صاف رکھنا	54
	• دوسروں کی مدد کرنا	59
	• وقت کی اہمیت اور اس کی پابندی	64
چوتھا باب:	شخصیات	68
۱۔	حضرت داؤد علیہ السلام	69
	• حالاتِ زندگی	69
	• زبور	71
۲۔	مقدس پولوس	76
	• حالاتِ زندگی	76
	• خدمات	77

پہلا باب

مذاہب کا تعارف

زمین پر آباد ہونے سے ہی مذہب نے انسان کی رہنمائی کی ہے۔ مالک حقیقی کی ذات کو سمجھنے، فرد کی روحانی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کرنے کے ساتھ ساتھ مذہب نے اجتماعی اخلاق و کردار کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مذہب نے اپنی روحانی اور اخلاقی تعلیمات کے ذریعے خود غرضی، مفاد پرستی اور آوارگی کا سدِ باب کرکے انسان کو اوروں کے لیے جینے، ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے کا پابند بنایا ہے۔

مختلف مذاہب نے مظاہرِ فطرت میں عظیم اور برتر ہستیوں کی تجلی دیکھ کر سورج، چاند، ستاروں اور عظیم شخصیات کی پوجا کا تصور دیا۔ جبکہ کچھ مذاہب نے اکیلے مالکِ حقیقی کو ماننے کی تعلیم دی، اس کے باوجود تمام مذاہب میں سب سے اعلیٰ و برتر ہستی کو کائنات کا خالق و مالک سمجھا جاتا ہے جس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نیک کام کرنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے تمام مذاہب میں پیغمبر یا اوتاروں کا ورود بھی اسی مقصد کے لیے ہوا کہ وہ انسانوں کو زندگی گذارنے کے لیے مالکِ حقیقی کے قوانین اور ہدایات سے آگاہ کریں۔

اس باب میں "سامی مذاہب" کا تصور، اس کے تحت مختلف دھرموں کا تعارف اور سامی مذاہب کے اہم پیغمبروں کا تعارف دیا گیا ہے۔

سامی مذاہب

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- لفظ "سامی" کا مفہوم جان سکیں گے۔
- سامی مذاہب کے نام بیان کر سکیں گے۔
- سامی مذاہب کی ابتدا بیان کر سکیں گے۔
- مالکِ حقیقی کی طرف سے "پیغمبر" بھیجنے کا سبب معلوم کر سکیں گے۔

مختلف علاقوں اور نسلوں کے اعتبار سے دنیا کے مذاہب کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: سامی، آریائی اور منگولی۔

سامی مذاہب: جو مذاہب حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے "سام" کی نسل سے پیدا ہونے والی قوموں میں پروان چڑھے وہ "سامی مذاہب" کہلاتے ہیں اور وہ سرزمین مشرق وسطیٰ کے نام سے مشہور علاقے میں آباد تھے۔ یہودیت، مسیحیت اور اسلام اہم سامی مذاہب شمار ہوتے ہیں جو مالکِ حقیقی کی وحدانیت پر یقین رکھنے کی بات کرتے ہیں۔

یہودیت

سام بن نوح کی ساتویں پشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، آپ کے دو بیٹے اسحاق علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام تھے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد فلسطین میں آباد ہوئی جس کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بنی اسرائیل میں سے تھے آپ نے یہودی مذہب کی بنیاد ڈالی۔

مسیحیت

بنی اسرائیل میں ہی حضرت یسوع مسیح پیدا ہوئے۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مذہب یہودیت کی اصلاح فرمائی۔ آپ مسیحیت کے بانی تصور کیے جاتے ہیں۔

اسلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا بیٹا حضرت اسماعیل علیہ السلام مکہ مکرمہ میں آباد ہوا جہاں بنو جرہم قبیلے میں آپ کی شادی ہوئی جس سے آپ کی بہت اولاد پھیلی آگے چل کر ان میں حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کی بنیاد ڈالی۔

سامی مذاہب کے اہم پیغمبر

حضرت آدم علیہ السلام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلا نبی اور ابوالبشر ہے۔
- وہ جان سکیں گے کہ مالکِ حقیقی نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیا سکھایا تھا۔

ہر دور میں مالکِ حقیقی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنی برگزیدہ ہستیوں کو ان کی اخلاقی تربیت اور مالکِ حقیقی سے بہتر تعلق قائم کرنے کی لیے بھیجا ایسی بزرگ ہستیوں کو پیغمبر کہا جاتا ہے۔

سامی مذاہب کا عقیدہ ہے کہ مالکِ حقیقی نے سب سے پہلے جس انسان کو زمین پر پیدا فرمایا وہ پہلی شخصیت آدم علیہ السلام ہے، جب مالکِ حقیقی نے آپ کو مٹی سے پیدا فرما کر اس میں اپنی روح پھونکی تو آپ چلنے پھرنے لگے۔ پھر مالکِ حقیقی نے اسے روز مرہ کے استعمال کی چیزوں کے نام سکھلائے اس علم کی بدولت آپ کو تمام فرشتوں پر فضیلت حاصل ہوئی، حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی بیوی حضرت حوا کو رہائش کے لیے "عدن کے باغ" (جنت) میں بھیجا گیا جہاں دونوں کو ہر چیز استعمال کرنے کی اجازت تھی صرف ایک پھل کھانے سے انہیں روکا گیا۔ لیکن ایک دفعہ شیطان نے ان کو بہکایا اور انہوں نے وہ پھل کھا لیا جس پر مالکِ حقیقی ان سے ناراض ہوا اور ان کو جنت سے نکال دیا۔

اپنی غلطی پر شرمندہ ہو کر دونوں میاں بیوی نے مالکِ حقیقی کو خوب پکارا اور معافی مانگی جس پر ان کو معافی مل گئی تاہم وہ جنت میں رہنے کے بجائے اس کے بعد زمین پر آباد ہو کر، کھیتی باڑی اور جانوروں کو پال کر اپنا گذر کرنے لگے۔ حضرت آدم اور حضرت حوا کا اولاد بھی اسی دن سے زمین میں آباد ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ۹۳۰ برس ہوئی تو آپ نے وفات پائی۔

حضرت نوح علیہ السلام

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- بیان کر سکیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام تقویٰ کے عظیم مبلغ تھے۔
- حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیمات/معجزات کو بیان کر سکیں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی نویں پشت میں حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ زمین میں جب ظلم و فساد کی زیادتی ہو گئی اور لوگوں میں بے راہ روی پھیل گئی، قرآن پاک کے مطابق انہوں نے مالکِ حقیقی کو چھوڑ کر ودّ، سواع، یغوث اور یعوق نامی بتوں کو پوجنا شروع کر دیا تو مالکِ حقیقی نے حضرت نوح علیہ السلام کو نبی منتخب فرمایا، آپ نے ساڑھے نو سو برس تک لوگوں کو اکیلے مالکِ حقیقی کی بندگی کرنے، لوگوں سے اچھا سلوک کرنے اور اپنی آخرت بہتر کرنے کی تعلیم دی لیکن چند لوگوں کے علاوہ قوم میں سے کسی نے آپ کی بات نہیں مانی جس پر مالکِ حقیقی نے ان کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت نوح علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم ہوا پھر ایک زبردست پانی کا طوفان آیا، حضرت نوح علیہ السلام، آپ کے اہل خانہ، تمام پیروکار اور ہر قسم کے جانوروں اور پرندوں کا جوڑا جوڑا کشتی میں سوار ہوا، ان کے علاوہ زمین پر موجود تمام چیزیں پانی میں ڈوب گئیں، لوگوں اور جانوروں کی بقاء کے لیے آپ کی یہ جدوجہد آپ کا عظیم معجزہ شمار ہوتی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے سام، حام اور یافث نام کے تین بیٹے تھے، جن کی نسل سے زمین پر دوبارہ لوگ آباد ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو "آدم ثانی" بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں گے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مالکِ حقیقی کی وحدانیت پر یقین رکھنے والے تھے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم اولاد کا تذکرہ کر سکیں گے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے عراق کے شہر "اُر" میں آزر کے گھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ بچپن میں ہی مالکِ حقیقی نے آپ کو بڑی عقلمندی اور دوراندیشی سے نوازا تھا۔ ایک دفعہ رات کو چمکتے ستارے کو دیکھ کر آپ اپنے گھر والوں سے کہنے لگے: یہ ہمارا خدا ہے، دوسری مرتبہ چودھویں کا چاند دیکھ کر فرمانے لگے: یہ ہمارا خدا ہے کیوں کہ یہ روشن اور چمکدار ہے۔ پھر جب وہ غروب ہوگیا تو کہنے لگے: سورج ہی معبود ہے یہ تو سب سے بڑا، روشن اور جہاں کو فائدہ دینے والا ہے۔ لیکن جب وہ بھی غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا: یہ تمام سورج، چاند اور ستارے خدا نہیں ہو سکتے کیوں کہ وہ غائب ہو جاتے ہیں، ان کی روشنی ختم ہو جاتی ہے پس خدا وہی ہے جو ان کو طلوع اور غروب کرتا ہے، اور جس نے ان کو روشن کیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں، ایک حضرت بی بی سارہ تھی، اس سے اولاد نہ ہوئی تو آپ نے حضرت بی بی ہاجرہ سے شادی کی۔ ۸۶ برس کی عمر میں آپ کو حضرت بی بی ہاجرہ سے حضرت اسماعیل نامی بیٹا پیدا ہوا۔ اس کے بعد بی بی سارہ سے بھی حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ کے یہ دونوں فرزند ایسے بابرکت ثابت ہوئے کہ تمام پیغمبران کی نسل سے پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- حضرت یعقوب علیہ السلام کی اہم اخلاقی تعلیمات کو بیان کر سکیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو فرزند: عیسیٰ اور یعقوب تھے، عیسیٰ بڑے اور یعقوب چھوٹے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نبی تھے۔آپ کا لقب "اسرائیل" ہے، جس وجہ سے آپ کے بارہ بیٹوں کی اولاد "بنی اسرائیل" کہلاتی ہے۔ان بارہ بیٹوں میں آپ کا ایک مشہور بیٹا اور پیغمبر" حضرت یوسف علیہ السلام" بھی ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی سیرت سے ہمیں مصیبتوں پر صبر کرنے، حسد اور بغض سے بچنے اور سچائی کے کامیاب رہنے کا درس ملتا ہے۔ مالکِ حقیقی نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں ایسی برکت ڈالی کہ آپ کے بارہ بیٹوں کی نسل آگے چل کر بارہ قبیلوں کی ایک زبردست قوم بن گئی جو ''بنی اسرائیل'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

بنی اسرائیل قوم سامی نسل سے ہے کیوں کہ ان کی نسل سام بن نوح سے جا کر ملتی ہے، بنی اسرائیل میں جتنے بھی پیغمبر آئے وہ بھی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کو مختصر طور پر بیان کر سکیں گے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کا بادشاہ مقرر ہوا تو آپ نے اپنے والد، بھائیوں اور خاندان کو مصر میں آباد کیا، جہاں ان کی آدم شماری بہت زیادہ پھیلی، لیکن بعد میں وہ مصر میں بادشاہت سے محروم ہو کر مصری لوگوں کے زیردست ہوگئے، مصر کے فرعون اور وہاں کے باشندے بنی اسرائیل پر بے حد ظلم و ستم کرتے تھے۔ ان حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ مالکِ حقیقی نے بنی اسرائیل کو فرعون اور مصریوں کی غلامی اور مظالم سے نجات دلانے اور قوم کو ہدایت کی طرف بلانے کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔ آپ کو معجزات بھی دیئے گئے۔ آپ مالکِ حقیقی سے ہم کلام ہوئے جہاں سے آپ کو "تورات" کتاب ملی۔

فرعون پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوا، اس نے بنی اسرائیل کو آزادی دینے کے بجائے اور زیادہ اذیتیں پہنچانا شروع کر دیں۔ نتیجے میں مالکِ حقیقی نے اسے لشکر کے ہمراہ سمندر میں ڈبو کر موت دی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر صحراء سینا میں آباد ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بنیادی تعلیمات بیان کر سکیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت یسوع مسیح) بنی اسرائیل قوم میں مالکِ حقیقی کے خاص کرشمے کے ذریعے بغیر والد کے پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت فلسطین کے شہر "بیت لحم" میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت مریم ہے جو ایک پاکیزہ اور برگزیدہ خاتون ہے۔

یہود کی نافرمانیوں اور مذہبی بداعمالیوں کی اصلاح کے لیے مالکِ حقیقی نے حضرت یسوع مسیح کو تیس برس کی عمر میں اپنا خاص پیغام "انجیل" عطا فرما کر اسے "نبوت" سے نوازا۔ آپ نے لوگوں کو سمجھایا کہ: میں اور میری والدہ انسان ہی ہیں، بندگی کی لائق صرف مالکِ حقیقی کی ذات ہے، دوستوں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا انسان کو بلند مرتبہ سے نوازتا ہے۔

حضرت محمّد ﷺ

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- حضرت محمّد ﷺ کی بنیادی تعلیمات بیان کر سکیں گے۔
- اہم پیغمبروں کا سامی مذاہب سے تعلق بیان کر سکیں گے۔
- "اولوالعزم" پیغمبروں کے نام بیاں کر سکیں گے۔
- لفظ "اولوالعزم" کی وجہ تسمیہ جان سکیں گے۔

فلسطین میں رہنے کے دوران مالکِ حقیقی کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجرہ اور نومولود فرزند اسماعیل کو فاران کی وادی میں رہنے کے لیے چھوڑا مالکِ حقیقی کی خاص قدرت سے وہاں "زم زم" نامی ایک چشمہ جاری ہوا۔ آگے چل کر اس جگہ "مکہ مکرمہ" شہر آباد ہوا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یہاں پر پلا بڑھا اور نبوت کے مرتبے پر فائز ہوا۔ مالکِ حقیقی نے آپ کی والدہ بی بی ہاجرہ سے وعدہ کیا تھا کہ: "آپ کے اس بیٹے کی اولاد سے میں ایک بڑی قوم بناؤں گا" چناں چہ آپ ہی کے نسل میں ۵۷۱ء کو حضرت محمّد ﷺ پیدا ہوئے، آپ کو ۶۱۰ ع میں چالیس برس کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔ حضرت محمّد ﷺ نے لوگوں کو ظلم، زیادتی، بداخلاقی اور بت پرستی کو چھوڑ کر اکیلے مالکِ حقیقی کی بندگی کرنے اور تمام انسانوں سے بہتر سلوک کرنے کا درس دیا۔ نبوت کے تیرہ برس بعد ۶۲۲ء کو آپ مدینہ منورہ ہجرت فرماگئے جہاں آپ نے پہلی اسلامی ریاست قائم فرمائی۔ وہاں خوب اسلام پھیلا اور لوگ جوک در جوک اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے آنے والے تمام پیغمبر سامی مذاہب کے نمائندے تھے، جن کے ذریعے ان کے مذاہب دنیا میں پھیل گئے۔

اولوالعزم پیغمبر: "عزم" پختہ ارادہ کو کہا جاتا ہے۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمّد ﷺ کو "اولوالعزم پیغمبر" اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ مالکِ حقیقی کے راستہ کی طرف بلانے کی وجہ سے ان کو بہت تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان تمام مشکلات کے باوجود ان کے عزم، مضبوط ارادے اور فکر میں کوئی کمی نہیں آئی۔

سبق کا خلاصہ

سام بن نوح علیہ السلام کی نسل میں پیدا ہونے والی اقوام نے جو مذاہب اختیار کیے ان کو "سامی مذاہب" کہا جاتا ہے، سامی مذاہب بنیادی طور پر مالکِ حقیقی کو اکیلا ماننے کے قائل ہیں۔ یہودیت، مسیحیت اور اسلام سامی مذاہب ہیں۔ توحید، رسالت، یوم آخرت، مرنے کے بعد والی زندگی کو ماننا اچھے کام کرنا اور برابری کرنے جیسی باتیں ان مذاہب کی اہم تعلیمات ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہودیت کے بانی، حضرت یسوع مسیح مسیحیت کے بانی، اور حضرت محمّد ﷺ اسلام کے بانی ہیں۔ تمام پیغمبروں میں سے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام بھی نہایت اہم اور برگزیدہ پیغمبر گذرے ہیں۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. دنیا میں رہنے والی قوموں کے اعتبار سے مذاہب کتنی اقسام کے ہیں؟
2. "سامی مذاہب" میں کون سے مذاہب شامل ہیں؟
3. اسرائیل کس نبی کا لقب تھا؟
4. نبوت ملنے کے کتنے سالوں بعد حضرت محمّد ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی؟
5. حضرت یسوع مسیح کو کب نبوت عطا ہوئی؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. حضرت محمدّ ﷺ نے سن...................... میں مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔
2. حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بی بی ہاجرہ سے......................بیٹا ہوا۔
3. حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو...................... کی غلامی سے نجات دلوائی۔
4. حضرت یسوع مسیح کی والدہ ماجدہ کا نام...................... ہے۔
5. آخری پیغمبر حضرت محمدّ ﷺ ....ء کو مکہ میں پیدا ہوئے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیغمبر بیٹے کا نام یوسف علیہ السلام ہے۔		
2. بنی اسرائیل کا مطلب ہے: اسرائیل کی اولاد۔		
3. حضرت نوح علیہ السلام کا لقب "آدم ثانی" ہے۔		
4. حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی تھے۔		
5. حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں بہت بڑا طوفان آیا تھا۔		

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو سامی مذاہب کے اہم پیغمبروں کے نام اور ان کی عمر کا چارٹ بنا کر لانے کا کہا جائے۔
- طلبہ/طالبات کو سامی مذاہب کی عبادت گاہوں اور ان کے پیغمبروں کے رہنے والے شہروں کی تصاویر کا البم کاپیوں پر لگا کر لانے کا کہا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
مذہب	دھرم، زندگی گذارنے کا طریقہ
فضیلت	شان، مرتبہ
توحید	اکیلا ماننا
بانی	بنیاد ڈالنے والا
ثانی	دوسرا
رضا	راضی ہونا، خوش ہونا
فائز ہونا	مقرر ہونا
ہم کلام ہونا	بات چیت کرنا
تکمیل	مکمل کرنا
احکام	حکم (جمع) احکام: فرمان
عطا کیا	انعام کے طور پر دیا

دوسرا باب

سامی مذاہب کا تفصیلی تعارف

مذہب انسان کو مل جل کر رہنے، آپس میں بہتر تعلق قائم کرنے اور معاملات کو اچھے انداز میں نبھانے کی ترغیب دیتا ہے، تمام مذاہب ایک اعلیٰ و برتر ہستی میں یقین رکھنا سکھاتے ہیں جو پوری کائنات کا خالق مالک ہے زمین میں انسان کے فائدہ کی چیزیں مثلاً: پیڑ پودے، اَناج، پھل اور پھول، پرندے، گھریلو جانور اور دیگر استعمال کی اشیاء اسی نے پیدا فرمائیں ہیں۔

تمام مذاہب کے ماننے والوں کا اس بات پر یقین ہے کہ مالکِ حقیقی تمام انسانوں پر یکساں مہربان ہے۔ وہ ہی سب کو رزق عطا فرماتا ہے۔ مذہب انسانوں سے اس بات کی تقاضا کرتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی جان، مال اور آبرو کا احترام کریں، ایک دوسرے سے اچھا تعلق برقرار رکھیں اور لین دین میں انصاف کو قائم رکھیں۔

اس باب میں "یہودی مذہب"، "مسیحی مذہب" اور "مذہب اسلام" کا تعارف، ان کے بانیوں، بنیادی عبادات، تعلیمات اور مقدس کتابوں کی معلومات شامل کی گئی ہے۔

یہودی مذہب

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- یہودیت کی مختصر تاریخ بیان سکیں گے۔
- یہودیت کے تین اہم عقائد کو بیان کر سکیں گے۔
- مقدس اور دیگر مذہبی کتب کے نام بیان سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ قبالا، تورات کا اہم حصہ ہے۔
- تورات اور تالمود کی اہمیت سمجھ سکیں گے۔
- بارہویں صدی کے استاد میمونائڈس کے یہودیت کے بارے میں تیرہ اصولوں سے واقف ہو سکیں گے۔

تعارف

یہودی مذہب دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ایک ہے۔ اس مذہب کے ماننے والے ایک خدا کے وجود پر یقین رکھتے ہیں، بنی اسرائیل قوم کا افضل ہونا، مسیح موعود کا نجات دہندہ ہونا اور آخرت میں جزا سزا کو ماننا اس کے اہم عقائد ہیں۔ یہودیوں کو بنی اسرائیل اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ یعقوب علیہ السلام کے نسل سے ہیں، عبرانی زبان میں یعقوب علیہ السلام کا نام "اسرائیل" تھا، جس کے معنیٰ : اللہ کا بندہ ہے۔ اس قوم سے ہی مالکِ حقیقی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی منتخب فرمایا، جس نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نہایت برگزیدہ پیغمبر تھے۔ آپ ہی یہودی مذہب کے بانی شمار ہوتے ہیں۔

مقدس کتابیں

تورات

حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دنوں تک جبل طور پر ٹھہرے رہے۔ جہاں آپ کو مالکِ حقیقی کی طرف سے جو احکامات ملے ان کو "تورات" کہا جاتا ہے۔

تالمود

یہ یہودی مذہب کی دوسری اہم کتاب ہے جو مذہبی احکامات، انبیاء اکرام کے اقوال اور قوانین پر مشتمل ہے۔ تالمود دو حصوں میں ہے، ایک مشنیٰ دوسرا جمارہ کہلاتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بعض باتیں الہامی طور پر سمجھائی گئی تھیں جن کو "زبانی شریعت" کہا جاتا ہے،

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زبانی شریعت کی تعلیم حضرت ہارون اور حضرت یوشع کو دی تھی پھر حضرت یوشع نے ان قوانین کی تعلیم بنی اسرائیل کے اہم سرداروں کو دی۔ اسی طرح یہ سلسلہ سینہ بسینہ چلتا رہا اور تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں "تالمود" کے نام سے کتابی شکل میں ظاہر ہوا۔

قبالا

عبرانی زبان میں "قبالا" کے معنٰی: قبول کرنا ہے۔ تورات کی وہ باطنی تشریح جو یہودی معاشرے میں زبانی انداز سے جاری ہوئی اس کے مجموعے کو قبالا کہا جاتا ہے۔

بارہویں صدی کے استاد میمونائڈس کے یہودیت سے متعلق تیرہ اصول

میں اعتماد سے یہ کامل یقین رکھتا ہوں کہ:

- تمام مخلوق جو پیدا ہوئی یا پیدا ہوگی اس کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے اس کا نام بابرکت ہے۔
- اس خالق کا نام بابرکت ہے، وہ یکتا ہے اور اس کی اکائی کی طرح کوئی بھی اکائی نہیں، وہ ہی ہمارا یکتا مالکِ حقیقی تھا ہے اور رہے گا۔
- اس خالق کا کوئی جسم نہیں ہے اور وہ کسی بھی جسمانی مادہ سے متاثر نہیں ہوتا اور کوئی بھی اس کا موازنہ نہیں کرسکتا۔
- اس خالق کا نام برکت والا ہے، وہ اول اور وہی آخر ہے۔
- جس خالق کا نام بابرکت ہے عبادت صرف اسی کے لیے جائز ہے، اس کے علاوہ کسی کی بھی بندگی نہیں کی جائے گی۔
- انبیاء اکرام کی تمام باتیں سچ ہیں۔
- ہمارے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی سچ تھی، آپ تمام پیغمبروں کے باپ ہیں جو پہلے گذرے اور جو لوگ بعد میں آئیں گے آپ ان کے بھی باپ ہیں۔
- ہماری کتاب تورات ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئی وہ ہمیشہ سلامت رہے۔
- خالق کی طرف سے جو تورات ملا ہے، اس کو کسی دوسری چیز سے تبدیل نہیں کیا جائے گا، تاکہ اسی کا نام ہی برکت والا ہو۔

- وہ خالق جس کا نام بابرکت ہے وہ انسان کے ہر عمل سے باخبر ہے اور اسی کی سوچ کو بھی جانتا ہے، جس طرح کہا گیا تھا: "جس نے ان تمام لوگوں کی دلوں کو پیدا کیا ہے وہ ہی ان کے تمام افعال کا خیال رکھتا ہے"۔
- برکت والا ہے وہ آدمی جو اس کے احکامات کی پابندی کرتا ہے اور جو اس کے احکامات کو نہیں مانتا وہ ان کو سزا دیتا ہے۔
- مسیحا آئے گا، میں روزانہ اس کا انتظار کرتا رہوں گا کیوں کہ وہ ضرور آئے گا۔
- مُردوں سے ہی قیامت قائم ہوگی۔ان کے خالق کا نام مبارک ہے اور وہ ہمیشہ بلند رہے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- لفظ "موسیٰ" کے معنی بیان کر سکیں گے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بچپن سے آپ کے جبل طور پر مالکِ حقیقی کا دیدار کرنے تک آپ کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کر سکیں گے۔
- بیان کر سکیں گے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک عظیم پیغمبر تھے۔
- "احکامِ عشرہ" باترتیب لکھ سکیں گے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے احکامِ عشرہ، آپ کی تعلیمات کے اصلاحی اور اخلاقی پہلوؤں کو جان سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ قرآن شریف میں سب سے زیادہ تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آیا ہے۔
- یہودیت میں مالکِ حقیقی کے وحدانیت والے عقیدے کو بیان کر سکیں گے۔

عبرانی زبان میں "موکے معنٰی "پانی" اور "شی" کا مطلب "کوئی چیز" ہے۔ جس کا مطلب ہوا "پانی سے نکلا ہوا"۔ بعد میں یہ لفظ "موسیٰ" مشہور ہوگیا۔

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالاتِ زندگی بہت زیادہ بیان ہوئے ہیں اس کے مطابق آپ کا نام ۱۳٦ مرتبہ قرآن پاک میں ذکر ہوا ہے جو تمام انبیاء کے ناموں میں سب سے زیادہ قرآن پاک میں ذکر ہوا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت مصر پر رعمسیس دوئم نامی فرعون کی بادشاہت تھی۔ اس کو نجومیوں نے ڈرایا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو تمہاری بادشاہت ختم کرے گا، جس پر فرعون نے بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے کا حکم جاری کیا۔

جب موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو مالکِ حقیقی نے آپ کی والدہ یوکابد کے دل میں یہ خیال پیدا فرمایا

کہ لکڑی کی ایک صندوق میں ڈال کر اس بچے کو دریائے نیل میں ڈال دے۔حضرت موسیٰ کو ہارون اور مریم نام کے بہن بھائی تھے۔ والدہ نے حضرت موسیٰ کو صندوق میں ڈالتے وقت اس کی بہن مریم سے کہا کہ چھپکے سے دریاء میں چلتی اس صندوق پر نظر رکھتی جا۔ چناں چہ وہ دریا کے کنارے چلتی رہی بالآخر صندوق فرعون کے محل سے جا کر ٹکرائی، موسیٰ کو صندوق سے نکال کر فرعون کے سامنے پیش کیا گیا جس نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تاہم اس کی بیوی آسیہ نے اسے کہا: یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں پروان چڑھا لیکن آپ بنی اسرائیل پر مصریوں کے مظالم دیکھتے رہتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ دیکھا کہ کوئی مصری ایک اسرائیلی کو مار رہا تھا آپ نے جب اسرائیلی کو بچانا چاہا تو آپ کے ہاتھوں وہ مصری قتل ہو گیا، یہ بات حکمرانوں تک جا پہنچی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جان کا خطرہ محسوس ہوا اور آپ مصر کو چھوڑ کر مَدْیَن کی طرف روانہ ہو گئے۔

مَدْیَن میں اللہ کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی سے آپ کی شادی ہوئی۔ دس سال وہاں رہنے کے بعد جب آپ واپس مصر جانے لگے تو راستہ میں مقدس وادی طور سینا کے مقام پر آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور مالکِ حقیقی نے آپ کو نبی مقرر فرمایا اور معجزات بھی عطا کیے جن میں سے دو زیادہ مشہور ہیں۔ ایک لاٹھی کا، جس کو زمین پر چھوڑنے سے وہ سانپ بن جاتی تھی، اور دوسرا روشن ہاتھ کا معجزہ: آپ جب اپنا ہاتھ اوپر کرتے تو وہ سورج کی طرح روشن ہو جاتا تھا۔ مالکِ حقیقی نے دو تختیوں پر لکھے ہوئے "دس احکامات" آپ کے اوپر نازل فرمائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلوا کر صحراء سینا میں ٹھہرایا، مالکِ حقیقی کے احکامات کو نہ ماننے کی وجہ سے چالیس برس تک بنی اسرائیل اسی صحراء میں بھٹکتے رہے۔ ربیائی یہود کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ۱۲۷۱ ق.م کے قریب اسی صحراء میں وفات پائی۔ کئی برس بنی اسرائیل اس صحراء سینا میں ٹھہرے رہے بعد میں وہ اردن اور فلسطین کے مختلف علاقوں کی طرف نقل مکانی کر کے چلے گئے۔

احکام عشرہ

احکام، حکم کا جمع ہے، جس کے معنیٰ "فرمان" ہے جبکہ عشرہ "دس" کو کہا جاتا ہے، احکام عشرہ کا مطلب ہوا "دس فرمان"۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مالکِ حقیقی کی طرف سے کوہِ طور پر جو "احکامِ عشرہ" ملے وہ یہ ہیں:

- اکیلے مالکِ حقیقی کو ماننا اور اسی کی بندگی کرنا۔
- عبادت والے دن (سنیچر) کو کوئی اور جسمانی کام نہ کرنا۔
- میرے لیے کوئی مورتی نہ بناؤ اور نہ اس کی پوجا کرو۔
- ماں باپ کی عزت واحترام کرو۔
- کسی کو قتل نہ کرو۔
- برائی کا کام نہ کرو۔
- چوری نہ کرو۔
- جھوٹی گواہی نہ دو۔
- پڑوسی کے گھر میں لالچ مت رکھو۔
- دوسرے کی کسی بھی چیز کی تمنا نہ کرو۔

احکامِ عشرہ میں ایک فرمانبردار پیروکار کے لیے ہدایت کا عمدہ سبق موجود ہے۔ اس کو چاہیے کہ اپنے مالکِ حقیقی کے ساتھ درست اور وفاداری کا تعلق قائم رکھے۔ صرف اسی کی بندگی میں اپنے آپ کو مطمئن اور باوقار سمجھے، اس کے سوا کسی دوسرے سے کوئی امید نہ رکھے، اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں سے حسنِ سلوک کرتا رہے۔ ان باتوں پر عمل کرکے وہ ایک بااخلاق اور معاشرے کا کارآمد شہری بن پائے گا۔

خدا کی وحدانیت پر یقین

یہودی مالکِ حقیقی کے اکیلے ہونے پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ یہودیت کا یہ بنیادی اور اہم عقیدہ ہے۔ توحید اور وحدانیت اس یقین کا نام ہے کہ مالکِ حقیقی کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کا وجود غیر مادی ہے۔ وہ اکیلا، ہر چیز سے واقف اور اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

سبق کا خلاصہ

یہودیت دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ایک ہے۔ یہ مذہب مالکِ حقیقی کی وحدانیت کا قائل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہودیت کے بانی ہیں جبکہ تورات، تالمود اور قبالا اس کے مقدس کتب تصور کیے جاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سالوں سے مصر میں غلام بنائی گئی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی اور آپ "اولوالعزم" پیغمبروں میں شمار ہوتے ہیں۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. یہودیت کے بنیادی عقائد کیا ہیں؟
2. قبالا کیا ہے؟
3. بنی اسرائیل لفظ کے کیا معنٰی ہیں؟
4. فرعون نے بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے کا کیوں حکم جاری کیا؟
5. حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کون سے معجزے عطا ہوئے تھے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. یہودیت کو ماننے والے.......................... کہلاتے ہیں۔
2. حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی .... کی بیٹی سے ہوئی۔
3. والدہ نے .... میں ڈال کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو.............. میں ڈال دیا۔
4. یہودیت کی سب سے اہم کتاب............. ہے۔
5. حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ....ق.م میں وفات پائی۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. مصر کا بادشاہ وزیرِ اعظم کہلاتا ہے۔		
2. تالمود اسلام کی مقدس کتاب ہے۔		
3. یہودی مالکِ حقیقی کو اکیلا مانتے ہیں۔		
4. حضرت موسیٰ علیہ السلام جب لاٹھی پھینکتے تھے تو وہ کبوتر ہو جاتی تھی۔		
5. حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جبل احد پر تورات ملا۔		

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو یہودی مذہب کے بارے میں تصاویر اور پاور پوائنٹ پروگرام کے ذریعے معلومات دی جائے۔
- طلبہ/طالبات کو یہودیت کی اہم علامات، مقدس کتابوں اور اس کی عبادت گاہوں کی تصویریں کاپیوں پر لگانے کا کہا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
الہام	خدا کا خاص پیغام جو کسی بزرگ پر اترے
باطنی تشریح	اندرونی وضاحت
وحدانیت	ایک سمجھنا
مطمئن	پر سکون، بااعتماد
صحراء	ریگستان
نجومی	ستاروں کا علم جاننے والا
دوئم	دوسرا
موعود	جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مسیحی مذہب

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ /طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں گے کہ مسیحیت کب اور کہاں سے شروع ہوئی۔
- جان سکیں گے کہ مسیحیت دوسرے علاقوں کی طرف کیسے پھیلی۔
- مسیحی عقائد کو سمجھ سکیں گے۔ • عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کا فرق بیان کر سکیں گے۔
- مقدس کتابوں کے نام بیان کرسکیں گے۔
- جیمس بادشاہ کے بائبل (K.J.V) کے بارے میں جان سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ (K.J.V) جیمس بادشاہ کا یہ نسخہ پہلی مرتبہ کب شایع ہوا اور اب تک اس کے کتنی زبانوں میں تراجم شایع ہوئے ہیں۔
- مقدس بائبل کی اخلاقی اور اصلاحی تعلیمات کی وضاحت کر سکیں گے۔

تعارف

آبادی کے اعتبار سے مسیحیت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے، یہ بھی سامی مذاہب میں سے ایک مذہب ہے جس کے پیروکار "مسیحی" کہلاتے ہیں، مسیحی مذہب کا محور حضرت یسوع مسیح کی ذات ہے۔

ابتدائی دور میں مسیحیت کو حضرت یسوع مسیح کے بارہ حواریوں نے پھیلایا، اس کے بعد چوتھی صدی کے اواخر میں مختلف ممالک کی طرف سے مسیحیت کو سرکاری مذہب اختیار کرنے اور مسیحی مشنریوں کی کوشش سے یہ مذہب پوری دنیا تک پھیل گیا، مسیحت کے دو گروہ کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ اس کو پھیلانے کے اعتبار سے مشہور ہیں۔

اس کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ مالکِ حقیقی تین یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس کا مجموعہ ہے، جس کو "عقیدہ تثلیث" کہا جاتا ہے۔ باپ سے مراد مالکِ حقیقی کی ذات، بیٹے سے مراد خدا کا کلام ہے جو انسان شکل میں حضرت یسوع مسیح کے طور پر زمین پر آیا اور انسانی نجات کا سبب بنا جبکہ روح القدس سے مراد پاک روح ہے۔

مقدس کتابیں

بائبل

یونانی زبان میں بائبل لفظ کے معنٰی "کتاب" ہے، بائبل دو حصوں پر مشتمل ہے۔ جسے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کہا جاتا ہے۔ عہد نامہ قدیم پر یہودی اور مسیحی برابر یقین رکھتے ہیں اور اسے اپنی مقدس کتاب تصور کرتے ہیں۔

جبکہ عہد نامہ جدید خالص مسیحیوں کی مذہبی کتاب ہے جس کو یہودی نہیں مانتے۔ عہد نامہ جدید میں

مسیحیت کے عقائد، حضرت یسوع مسیح کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات شامل ہیں جن میں چار انجیلوں کے ساتھ ساتھ دیگر ستائیس کتب شامل ہیں۔

جیمس بادشاہ کا بائبل King James Version of Bible (KJV):

بائبل کی اصل زبان عبرانی اور یونانی ہے جن سے دیگر زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہوئے ہیں۔ ان میں سے بادشاہ جیمس پنجم نے ۱۶۱۱ع کو بائبل کا جو انگریزی ترجمہ کروایا اسے K.J.V کہا جاتا ہے۔ موجودہ زمانہ ۲۰۲۰ء تک اس کے ایک ہزار سے زائد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

حضرت یسوع مسیح

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- حضرت یسوع مسیح کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کر سکیں گے۔
- انجیل کے معنیٰ اور ان کی تعداد بیان کر سکیں گے۔
- حضرت یسوع مسیح کی تعلیمات کے اخلاقی اور اصلاحی پہلو بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ "پہاڑی خطبہ" کیا تھا اور کس انجیل میں پایا جاتا ہے۔
- پہاڑی خطبے کے اہم نکات بیان کر سکیں گے۔
- لفظ "پیرابل" (تمثیل) کی وضاحت کر سکیں گے۔
- نیک سامری کی تمثیلی کہانی بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ "نیک سامری" کسے کہتے ہیں۔
- جان سکیں گے کہ سب سے بڑا حمدیہ گیت کون سا ہے۔

حضرت یسوع مسیح معجزانہ طور پر مالک حقیقی کی خاص قدرت سے بغیر باپ کے فلسطین کے شہر "بیت لحم" میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم ایک پاکیزہ اور برگزیدہ خاتون تھیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اور مذہبی تربیت اپنے گھرانے میں ہوئی، مقدس دن سنیچر کی عبادت میں آپ باقاعدہ شریک ہوتے تھے۔ اس وقت کے مذہبی رہنماؤں کی طرز سے ہٹ کر آپ لوگوں کو عام فہم انداز میں مذہبی تعلیم دیتے تھے اور فلسطین میں یہودیوں کی طرف سے کی جانے والی بداعمالیوں پر آپ کو بہت تشویش تھی اور آپ ان کے اوپر بھرپور تنقید کرتے تھے۔ تیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت عطا ہوئی۔ ساتھ ہی آپ کو معجزے بھی ملے۔ ان میں سے مالکِ حقیقی کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنا، نابینا کو ہاتھ پھیر کر بینا کرنا اور بیماروں کو شفا بخشنا آپ کے اہم معجزے ہیں۔

آپ کی تبلیغ سے بارہ آدمی آپ کے خاص شاگرد ہو گئے جنہیں "حواری" کہا جاتا ہے۔ انہوں نے حضرت یسوع مسیح پر نازل شدہ انجیل اور آپ کی دیگر تعلیمات کو جمع کیا۔ لفظ "انجیل" کے معنیٰ "بشارت" یا "خوش خبری" ہے۔ انجیل کے چار نسخے مشہور ہیں: انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل لوقا اور انجیل یوحنا۔ ان کو "اناجیل اربع" بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت یسوع مسیح یہود کی طرف سے مذہب میں پیدا کردہ خرابیوں کی اصلاح چاہتے تھے لیکن انہیں آپ کی تعلیمات سے خطرہ محسوس ہوا اس لیے جب آپ یروشلم آئے تو انہوں نے آپ کو گرفتار کر لیا اور اور کاہنوں کے سردار کے سامنے مناظرہ کے لیے پیش کیا، لیکن وہاں موجود یہودی راہبوں نے آپ کو واجب القتل قرار دیا۔

مسیحی عقائد کے مطابق اس کے بعد یہودیوں نے آپ کو صلیب پر لٹکایا اور تین دن بعد آپ دوبارہ زندہ ہو کر مالکِ حقیقی کی طرف آسمان پر چلے گئے۔ اور یہ عظیم قربانی آپ نے حضرت آدم اور حضرت حوا کے گناہ سے انسانیت کو پاک کرنے کے لیے دی۔ جس گناہ کا بوجھ لیے ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے آپ کو "نجات دہندہ" بھی کہا جاتا ہے۔ آپ نے لوگوں کو بتایا کہ میں مالکِ حقیقی کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس نے مجھے ہدایت کا پیغام دے کر آپ کی طرف بھیجا ہے۔

پہاڑی وعظ

نبوت ملنے کے بعد ایک روز حضرت یسوع مسیح جلیل گاؤں میں آئے اور ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر آپ نے لوگوں کو وعظ کیا، جس میں آپ نے اپنی اصلاح کرنے، دوسروں کے ساتھ نرم رویہ رکھنے، تمام انسانوں کے ساتھ نیکی اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی جسے "پہاڑی وعظ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس خطبے کی تفصیل "انجیل متی" میں موجود ہے، جس کے اہم نکات یہ ہیں:

1. مسیحیت سے پہلے آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کے اصول کا رواج تھا لیکن مسیحی مذہب نے یہ اخلاقی تعلیم دی کہ آپ کو جو دائیں گال پر مارے اس کے لیے بایاں گال بھی پیش کرو مطلب گندگی کو گندگی صاف نہیں کرے گی۔ برائی کا بدلہ برائی نہیں ہے۔
2. جو تمہیں خوامخواہ ایک میل لے جائے اس کے ساتھ دو میل تک چلے جاؤ۔
3. جو کوئی تم سے کچھ مانگے اسے دیدیا کرو۔
4. اپنے پڑوسی سے محبت کرو۔
5. اپنے دشمن سے محبت کرو اور جو تجھے تکلیف دے اس کے لیے دعا کرو۔
6. اپنے لیے زمین پر مال جمع نہ کرو کیوں کہ اسے کیڑے مکوڑے کھا جائیں گے۔ اپنے لیے آسمان پر مال جمع کرو جہاں اسے کیڑے مکوڑے اور چوروں کا کوئی ڈر نہیں ہے۔
7. دوسروں کے عیب دیکھنے سے پہلے اپنے اندر دیکھو۔
8. تمام انسانوں سے محبت، قربانی، رحمدلی اور ہمدردی سے پیش آؤ۔
9. دکھاوا مت کرو۔
10. اپنے نفس کی اصلاح کرو۔
11. جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔
12. نیک باتوں پر عمل کرنے میں ہی کامیابی ہے۔
13. جسم کا چراغ آنکھ ہے، اگر اپنی آنکھ درست ہو گی تو پورا جسم روشن ہو گا اگر آنکھ خراب ہو گی تو پورا جسم تاریک نظر آئے گا۔

نیک سامری کی تمثیلی کہانی

انگریزی لفظ Parable "پیرابل" کے معنی "تمثیلی کہانی" ہے، جس میں کہانی کے ذریعے کسی بات کو سمجھایا جاتا ہے۔ ایک دن کسی آدمی نے حضرت یسوع مسیح سے دریافت کیا کہ میں ابدی زندگی (جنت) کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟ جس پر حضرت یسوع مسیح نے اس کو یہ تمثیلی کہانی سنائی:

ایک تاجر اپنے سامان کے ساتھ راستے سے جارہا تھا کہ ڈاکوؤں نے اس کا سامان لوٹ لیا اور اسے زخمی کر کے راستہ پر ہی تڑپتا چھوڑ دیا۔ وہاں سے لاوی، کاہن اور بہت سے لوگ گزر رہے تھے لیکن کسی نے بھی اس تاجر کی مدد نہیں کی۔ اتفاق سے وہاں سے سامری کا گذر ہوا تو اس نے تاجر پر رحم کھا کر اس کی مرہم پٹی کی اس کے زخم دھوئے اور پھر کاندھے پر اٹھا کر اسے ایک سرائے پر پہنچایا۔ دو تین دنوں تک اس کی تیمارداری اپنے پیسوں سے کرتا رہا اور کسی ضروری کام کے سلسلے میں جب جانے لگا تو سرائے کے مالک سے کہنے لگا: "اس مریض کی دیکھ بھال کرتے رہنا میں جب واپس آؤں گا تو اس پر کیے گئے خرچے کے پیسے آپ کو دیدوں گا"۔

حضرت یسوع مسیح نے یہ مثال بیان فرما کر اس آدمی سے کہا: آپ بھی اس "نیک سامری" کی طرح دکھی لوگوں کی خدمت کر کے "جنت" کے مالک بن سکتے ہیں اور آپ کو ابدی زندگی حاصل ہو جائے گی۔

بائبل کا سب سے عمدہ اور بڑا گیت وہ ہے جس میں اہل زمین کو مالکِ حقیقی کی طرف توجہ کرنے کا کہا گیا ہے، جس کا ابتدائی شعر یہ ہے:

اے اہل زمین ! سب خداوند کے حضور خوشی کا نعرہ مارو،
خوشی سے خداوند کی عبادت کرو۔
گاتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہو، جان رکھو کہ خدوانداہی خدا ہے۔

سبق کا خلاصہ

آبادی کے اعتبار سے مسیحیت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے، حضرت یسوع مسیح اس کے بانی اور ماننے والے "مسیحی" کہلاتے ہیں۔ حضرت یسوع مسیح مالکِ حقیقی کی خاص قدرت سے بغیر باپ کے فلسطین کے شہر "بیت لحم" میں پیدا ہوئے۔ تیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت عطا ہوئی، یہودی مذہب کی اصلاحات کے لیے آپ لوگوں کو سمجھاتے رہے لیکن انہوں نے آپ کو اپنا دشمن سمجھا۔ نبوت ملنے کے بعد "پہاڑی وعظ" اور نیک سامری کی تمثیلی کہانی آپ کی بہترین نصیحتیں ہیں۔ آپ کو ہدایت کی کتاب "انجیل"/بائبل عطا کی گئی۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. بائبل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
2. حضرت یسوع مسیح کے پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟
3. "پہاڑی وعظ" سے کوئی بھی تین باتیں بیان کریں۔
4. "تثلیث" کا کیا مطلب ہے؟
5. نیک سامری کی کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. حضرت یسوع مسیح کے خاص شاگردوں کو.......................... کہتے ہیں۔
2. اپنے پڑوسی سے .... کرو۔
3. زخمی تاجر کی خدمت کرنے والا.............. تھا۔
4. بائبل.......................... حصوں پر مشتمل ہے۔
5. حضرت یسوع مسیح دوبارہ زندہ ہونے کے بعد ....پر چلے گئے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. حضرت یسوع مسیح ایک ماہ بعد دوبارہ زندہ ہوئے۔		
2. آپ مالکِ حقیقی کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔		
3. جلیل گاؤں میں آپ نے ایک اونٹنی پر بیٹھ کر وعظ کیا۔		
4. مسیحیت کی مقدس عبادت گاہ "گرجا" ہے۔		
5. مسیحیت کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔		

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو مسیحی مذہب کے بارے میں تصاویر اور پاور پوائنٹ پروگرام کی مدد سے مزید معلوم فراہم کریں۔
- طلبہ/طالبات کو مسیحی مذہب کی اہم علامات، مقدس کتابوں اور مذہبی عبادت گاہوں کی تصاویر کاپیوں پر لگانے کا کہا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
تنقید	نکتہ چینی، برا کہنا
مناظرہ	دلیل کی بنیاد پر علمی بحث مباحثہ
حمد	مالکِ حقیقی کی تعریف
مشنری	تبلیغی پرچارک
منسوخ کرنا	ختم کرنا
تثلیث	تین کا مجموعہ، تین کو ماننا
اناجیل	انجیل کی جمع، ایک آسمانی کتاب

مذہبِ اسلام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- مذہب اسلام کے بارے میں جان سکیں گے۔
- لفظ "اسلام" کی درست اہمیت سمجھ سکیں گے۔
- اسلام کے ظہور اور پھیلنے کی مختصر تاریخ بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ قرآن پاک مقدس کتاب ہے جو حضرت محمّد ﷺ پر عربی زبان میں نازل ہوا۔
- لفظ "قرآن" کا مطلب بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ قرآن پاک کی تمام سورتیں کسی مرکزی خیال کے تحت گھومتی ہیں۔
- اسلام کے بنیادی ارکان بیان کر سکیں گے۔

لفظ "اسلام" کے معنیٰ سلامتی ہے۔ مذہب اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے، توحید اور رسالت اس کے بنیادی عقائد ہیں، مالکِ حقیقی کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا اسلام میں سخت ممنوع ہے۔ حضرت محمّد ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں نبوت عطا ہوئی جس کے لیے آپ کو مالکِ حقیقی نے حکم فرمایا: لوگوں کو مالکِ حقیقی کی طرف بلاؤ اور جو انکار کرتے ہیں انہیں میری سخت سزا سے ڈراؤ اور آپ میرے پیغمبروں میں سے ہیں۔

اس حکم کے بعد آپ مکہ، طائف اور عربستان کے دیگر علاقوں میں جا کر لوگوں سے ملتے اور انہیں اسلام کی طرف بلاتے۔ یہی طریقہ آپ کے صحابہ نے بھی اختیار کیا، مدینہ کے لوگوں نے اسلام قبول کر کے اسے اور زیادہ پھیلایا، آپ ﷺ نے مختلف ممالک کے بادشاہوں اور سربراہان کو دعوتی خطوط لکھے پھر عربستان کے مسلمان تاجروں نے مختلف ملکوں میں جا کر اسلام کی تبلیغ کی، یہی سبب ہے کہ بہت قلیل عرصے میں اسلام دنیا کے بہت زیادہ رقبے تک پھیل گیا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں: 1. ایمان، 2. نماز، 3. روزہ، 4. زکوات اور 5. حج پر ہے جنھیں "ارکانِ اسلام" بھی کہا جاتا ہے۔

اسلام میں عبادت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی مالکِ حقیقی کی فرمان برداری اور اس کے رسول حضرت محمّد ﷺ کے بتائے طریقے پر گذارے، اس تصور کو بڑھانے کے لیے اسلام نے نماز، روزہ، حج اور زکواۃ وغیرہ جیسی عبادت مقرر کی ہیں البتہ تمام عبادات کا مقصد یہی ہے کہ انسان اپنی پوری زندگی مالکِ حقیقی اور اس کے رسول کے اطاعت میں گذارے۔

قرآن شریف

اسلامی تعلیمات قرآن و حدیث پر مشتمل ہے لفظ "قرآن" کے معنیٰ "بار بار پڑھی جانے والی کتاب" ہے۔ قرآن شریف عربی زبان میں ہے۔ جو جبرائیل علیہ السلام فرشتے کے ذریعے حضرت محمدﷺ پر تئیس برس میں نازل ہوا، مسلمان نماز اور دیگر عبادتوں میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں قرآن پاک انسانی ہدایت کی آخری آسمانی کتاب ہے جو صدیوں کے بعد بھی اصل شکل میں موجود ہے اور لاکھوں لوگوں کو برزبان حفظ ہے۔ قرآن پاک تیس پاروں اور ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے۔ جس کی تمام سورتیں مالکِ حقیقی سے بہتر تعلق اور انسانی بہبود کے تصور کے گرد گھومتی ہیں۔

حضرت محمّد ﷺ

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- آخری پیغمبر حضرت محمّد ﷺ کے مختصر حالاتِ زندگی معلوم کریں گے۔
- جان سکیں گے کہ آپ کو مالکِ حقیقی کا "آخری نبی" کیوں بنا کر بھیجا گیا۔
- لفظ "سنت" کی وضاحت کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ آپ ﷺ کو نبوت کب عطا ہوئی۔
- آپ ﷺ کے ارشاد: ہر اچھائی نیکی ہے، کو سمجھ سکیں گے۔
- سمجھ سکیں گے کہ حضرت محمّد ﷺ مالکِ حقیقی کی وحدانیت پر کامل یقین رکھتے تھے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مالکِ حقیقی کے حکم سے خانہ کعبہ تعمیر فرمایا تو آپ نے دعا فرمائی: اے مالک! اس ویران وادی کو آباد فرما کر اس میں اپنا نمائندہ بھیجنا جو لوگوں کو ہدایت کا پیغام پہنچائے، اسی طرح حضرت یسوع مسیح نے اپنی قوم سے فرمایا: میرے بعد مالکِ حقیقی کا آخری نبی آئے گا جس کا نام "احمد" ہوگا۔ ان دعاؤں اور بشارتوں کے نتیجہ میں ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو حضرت محمّد ﷺ کی مکہ مکرمہ میں پیدائش ہوئی۔ پیدائش سے قبل ہی آپ کے والد حضرت عبداللہ وفات پا چکے تھے جب کہ چھ برس کی عمر میں آپ کی

والدہ حضرت آمنہ بھی انتقال کر گئیں۔ اس کے بعد آپ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کی پرورش میں رہے دو سال گذرنے کے بعد دادا بھی وفات پا گیا تو آپ اپنے چچا حضرت ابوطالب کے زیر کفالت رہے۔

غیر معمولی صفات کی بدولت حضرت محمد ﷺ بچپن سے ہی منفرد تھے اس لیے دادا اور چچا آپ کو بے حد احترام اور عزت سے رکھتے تھے۔ بچپن میں آپ ﷺ مکے والوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ چچا سے تعاون کرنے کے لیے آپ ان کے ساتھ کئی ملکوں میں تجارت کے لیے بھی گئے۔ پچیس برس کی عمر میں آپ نے عرب کی ایک نامور خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جن سے آپ کو چار بیٹیوں اور دو بیٹوں کی اولاد ہوئی۔ لیکن بیٹے چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے، آپ ﷺ اپنے اخلاق و کردار کی وجہ سے لوگوں میں "صادق" اور "امین" کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ کو اپنی قوم کی جہالت، ظلم، غلط عقائد، بت پرستی اور سماجی ناانصافی پر بے حد غم تھا اس لیے آپ ان کو بت پرستی چھوڑ کر مالکِ حقیقی کی بندگی کرنے، غریبوں اور محتاجوں کی دیکھ بھال کرنے اور معاشرے میں امن سے رہنے کی ہدایت کرتے تھے اس کے علاوہ آپ کا اکثر وقت مالکِ حقیقی کی عبادت اور یاد میں گذرتا تھا۔

جب آپ ﷺ کی عمر چالیس برس ہوئی تو مکہ سے دو میل کے مفاصلہ پر واقع غارِ حرا میں کئی دنوں تک جا کر آپ عبادت میں مشغول ہو جاتے اسی دوران ایک دن مالکِ حقیقی کی طرف سے اس کا خاص فرشتہ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس قرآن کی پہلی وحی لے کر حاضر ہوا جس کے الفاظ یہ تھے:

> "اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا، انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھیے اور آپ کا پروردگار بہت ہی عزت والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھلایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔

نبوت ملنے اور وحی نازل ہونے کے بعد آپ نے باقاعدہ لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانا شروع کیا اور فرمایا: مالکِ حقیقی کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپ ﷺ اسی کے پیغمبر ہیں ہر انسان دوسروں سے اچھا سلوک کرے کیوں کہ "ہر اچھا برتاؤ نیکی کا کام ہے"۔ یہ دنیا عارضی اور فانی ہے انسان کو اپنی آخرت کی تیاری کرنے چاہیے۔

آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کا نام "سنت" ہے تیرہ برسوں تک آپ ﷺ نے مکہ اور گرد و نواح کے لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کی لیکن چند لوگوں نے اسلام قبول کیا اور اکثر قریش کے لوگ آپ کے سخت مخالف ہو گئے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کرام کو سخت تکالیف دینے لگے، اس وقت مالکِ حقیقی کے حکم سے مسلمان مدینہ

منورہ ہجرت کر گئے جہاں کے لوگوں نے مسلمانوں کی خوب مدد کی اور ان سے مل کر قریش کے بہت سے حملوں کا دفاع بھی کیا۔ آٹھ برس کی مدت میں آپ ﷺ نے اپنا آبائی شہر مکہ قریش سے حاصل کر لیا جس کے بعد بہت سے لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔

حضرت محمّد ﷺ نے اپنی بقیہ زندگی مدینہ منورہ میں ہی گذاری جہاں "میثاقِ مدینہ "کے نام سے ایک دستور بنا کر پہلی اسلامی ریاست کا بنیاد رکھا گیا۔ جہاں مسلم اور غیر مسلموں کو یکساں حقوق حاصل تھے، دس سالوں کے اندر مدینہ منورہ سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی اعتبار سے ایک پرامن ریاست بن گیا، دسویں سال آپ ﷺ نے "حجۃالوداع" ادا فرمایا جس کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ بیمار ہوگئے۔ بیماری کی شدت پر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری کو ۶۳ برس کی عمر میں اس جہان سے آپ کا وصال ہوگیا۔

میثاقِ مدینہ

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:
- جان سکیں گے کہ میثاقِ مدینہ کب اور کن کے درمیان ہوا تھا۔
- سمجھ سکیں گے کہ میثاقِ مدینہ کا مقصد مدینہ کو کثیر المذاہب ریاست بنانا تھا۔
- سمجھ سکیں گے کہ میثاقِ مدینہ نے مذہبی عقائد کی آزادی کو یقینی بنایا۔
- میثاقِ مدینہ کے مندرجات کی وضاحت کر سکیں گے۔
- مسلمانوں کے دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ تعلقات پر روشنی ڈالنے والے نکات کا حوالہ دے سکیں گے۔

لفظ "میثاق" کے معنی "معاہدہ" ہے اور مدینہ، سعودی عرب کا ایک مشہور شہر ہے۔ جب حضرت محمّد ﷺ اور آپ کے صحابہ ۶۲۲ع کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرکے آئے تو آپ نے مدینہ کے رہنے والوں اور اس کے گرد و نواح میں آباد مسلمانوں، یہودیوں اور دیگر قبائل کے درمیان مدینہ کے امن و امان اور ترقی کے لیے ایک معاہدہ کیا جس کو "میثاقِ مدینہ" کہا جاتا ہے، اس معاہدے کے چوّن نکات تھے جن میں سے اہم اور مسلمانوں کے غیر مسلموں سے تعلق کو ظاہر کروانے درج ذیل ہیں:

- مدینہ منورہ میں امن وامان قائم کرنے کے لیے تمام قبائل ذمہ دار رہیں گے۔
- مدینہ منورہ پر دشمن کے حملے کی صورت میں تمام قبائل دفاع کریں گے اور لڑائی کا خرچہ اکٹھے پورا کریں گے۔
- ہر گروہ کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی اور کسی کو دوسرے شخص کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔
- ہر مظلوم کی مدد کی جائے گی۔
- ہر گروہ اپنے اندرونی معاملات خود سرانجام دے گا۔
- کسی بھی اختلاف کی صورت میں حضرت محمّد ﷺ کے فیصلے کو حرفِ آخر تسلیم کیا جائے گا۔
- معاہدے میں شامل افراد مدینہ منورہ کو حرم (امن کی جگہ) تصور کریں گے اور اس میں ہر قسم کی تخریب کاری سے احتراز کریں۔
- معاہدے کے تمام فریق آپس میں خیر خواہی اور بھلائی کا رویہ اختیار کریں گے۔
- معاہدہ کا کوئی بھی فریق مکے کے قریش کو پناہ نہیں دے گا۔
- کوئی بھی شخص اپنے حلیف کے گناہ کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

خطبہ حجۃالوداع

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- خطبہ حجۃالوداع کے دن اور جگہ کا نام بتا سکیں گے۔
- خطبہ حجۃالوداع کے اہم نکات بیان کر سکیں گے۔
- وضاحت کریں گے ہجرت کا دسواں سال بہت اہمیت رکھتا ہے۔
- جان سکیں گے کہ خطبہ حجۃالوداع میں بے مثال اخلاقی اور اصلاحی اصول شامل ہیں۔

حضرت محمّد ﷺ اپنی وفات سے تقریباً تین ماہ قبل ہجرت کے گیارہویں برس صحابہ کرام کے ایک زبردست قافلے کے ساتھ مدینہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج ادا فرمایا۔ یہ حج آپ کی زندگی کا آخری حج تھا اور اس کے بعد آپ ﷺ بہت جلد وفات پا گئے اس لیے اس کو "حجۃالوداع" یعنی "الوداعی حج" کہا جاتا ہے۔

اس حج کی ادائیگی کے دوران میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت پر کھڑے ہو کر 9 ذوالحج کے دن آپ ﷺ نے انسانی حقوق اور حقوق العباد کے متعلق ایک اہم خطبہ ارشاد فرمایا جو "خطبہ الوداع" کے نام سے مشہور ہے، اس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- اے انسانو! میری باتیں غور سے سنو، شاید اس سال کے بعد میں آپ سے نہ ملوں۔
- اے انسانو! تم سب کا ایک ہی پالنے والا ہے اور تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ تمہارا باپ حضرت آدم علیہ السلام ہے اور آدم مٹی سے پیدا ہوا۔ یاد رکھو! کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی برتری حاصل ہے، مگر پرہیزگاری میں برتری کا اعتبار ہے۔
- تمہارے لیے تمہاری جانیں، تمہارا مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح قابلِ احترام ہیں جس طرح یہ شہر مکہ، یہ حج کا مہینہ ذوالحج اور یہ نویں تاریخ کا دن محترم ہیں۔
- عورتوں اور غلاموں کے بارے میں خدا سے ڈرو، ان کے حقوق پوری طرح ادا کرو۔

سبق کا خلاصہ

لفظ اسلام سلامتی سے ماخوذ ہے۔ مالکِ حقیقی کو اکیلا ماننا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور حضرت محمدؐ ﷺ کو اس کا آخری پیغمبر ماننا اسلام کے اہم عقائد ہیں جبکہ ایمان، نماز، روزہ، زکواۃ اور حج اسلام کے بنیادی ارکان ہیں۔ حضرت محمدؐ ﷺ اسلام کے بانی ہیں جن کو چالیس برس کی عمر میں مالکِ حقیقی کا خاص پیغام ملا جس کو "قرآن شریف" کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے اقوال، عادات اور رہن سہن کو حدیث یا سنت کہتے ہیں جبکہ آپ کے خاص ساتھیوں کو صحابی کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت میں "میثاقِ مدینہ" اور "خطبہ حجۃ الوداع" انسانی حقوق سے متعلق باتوں کے اعتبار سے بے حد اہمیت رکھتے ہیں۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. ارکانِ اسلام سے کیا مراد ہے؟
2. لفظ "قرآن" کے معنیٰ کیا ہیں؟
3. حضرت محمدؐ ﷺ کو کتنی اور کون سی اولاد تھی؟
4. حضرت محمدؐ ﷺ نے بچپن میں کون سا محنت و مزدوری کا کام کیا تھا؟
5. خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے سب سے برتر کس کو کہا ہے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. سچائی اور ایمان داری کی وجہ سے حضرت محمدّ ﷺ .... اور .... کے لقب سے مشہور تھے۔
2. آپ ﷺ پر سب سے پہلی وحی .... میں نازل ہوئی۔
3. آپ ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی طرف نقل مکانی کرنے کو............. کہا جاتا ہے۔
4. ہر اچھا کام................. شمار ہوتا ہے۔
5. حضرت محمدّ ﷺ .... کے دن .... برس کی عمر میں وفات پا گئے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. میثاق کے معنیٰ ہے: قانون۔		
2. میثاقِ مدینہ مسیحیوں اور یہودیوں کے درمیان میں منعقد ہوا تھا۔		
3. حجۃالوداع کے معنیٰ ہے: الوداعی حج۔		
4. ہم سب کا ایک ہی پالنے والا ہے۔		
5. حضرت محمدّ ﷺ کا آبائی شہر مدینہ ہے۔		

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو خطبہ حجۃالوداع اور میثاقِ مدینہ کی اہم باتوں پر مشتمل چارٹ بنا کر لانے کا کہا جائے۔
- طلبہ/طالبات سے مذہب اسلام کی اہم علامات، مقدس کتاب اور مذہبی جگہوں کی تصاویر جمع کرکے کاپیوں پر آویزاں کرنے کی ہدایت کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
ارکان	رکن کی جمع: فرض، ستون
اطاعت	فرمان بر داری، تابع داری
حفظ	یاد کرنا
وحی	خاص الہام جو کسی پیغمبر پر نازل ہو
کفالت	پالنا، پرورش اور دیکھ بھال کرنا
عجمی	غیر عربی لوگ
حلیف	معاہدہ کرنے والوں میں سے کوئی ایک گروہ/فرد
تخریب کاری	فتنہ فساد مچانا
تاجر	بیوپاری
حَرم	امن کی جگہ
کتابت	تحریر کرنا
محفوظ	حفاظت کے ساتھ

تیسرا باب

اخلاقی اقدار

ہر مذہب اپنے پیروکاروں کو نیکی کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے، سچائی، وعدہ وفائی، بڑوں کا ادب کرنا اور دوسروں کے کام آنا نیکی کے کام ہیں جبکہ جھوٹ بولنا، ظلم وزیادتی، وعدہ خلافی اور بڑوں کی بے ادبی کرنا برائی کے کام ہیں ایسی اچھی باتوں پر عمل کرنے اور بری باتوں سے بچنے کا نام "اخلاقی اقدار" ہے۔

اس باب میں اخلاقی اقدار کے حوالے سے جو اسباق شامل کیے گئے ہیں وہ ہیں:

پڑوسیوں کا احترام، بڑوں کا احترام، مذاہب کا احترام، پڑوس کو صاف رکھنا، دوسروں کی مدد کرنا اور وقت کی اہمیت اور اس کی پابندی۔

ان اسباق پڑھنے سے ہمیں اپنے پڑوسیوں، بڑوں اور رشتہ داروں کا بغیر بحث و تکرار کے کہا ماننے، ان کا احترام کرنے، دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کرنے اور عام زندگی میں سچائی اور ایمان داری کو اپنانے کا درس ملتا ہے ساتھ ہی اوروں کے کام آنا، ارد گرد کے ماحول کو صاف رکھنا اور وقت کو منظّم انداز سے اپنے کاموں میں صرف کرنے جیسی صفات سیکھنے میں مدد ملے گی۔

پڑوسیوں کا احترام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- احساس کریں گے کہ پڑوسی ہی ضرورت کے وقت سب سے پہلے کام آتا ہے۔
- سمجھ سکیں گے کہ پڑوسیوں کا باہمی بہتر تعلق ہی بہتر پڑوس کو رہنے کے قابل بناتا ہے۔
- وہ پڑوس کے ماحول کو خراب کرنے والا کوئی بھی کام نہیں کریں گے مثلاً: بجلی، گیس اور پانی کی چوری کرنا اور غلط پارکنگ وغیرہ۔

ایک شام موہن لال اپنی بیٹھک کے سامنے کرسی پر اخبار پڑھ رہا تھا کہ وہاں ان کا پڑوسی چچا جمن بھی آ پہنچا، موہن لال نے اپنے بیٹے انیل سے کہا:

انیل بیٹا! ہمارے لیے پانی تو لے آؤ، انیل گھر سے ٹرے پر رکھ کر دو گلاس پانی بھر کر لایا اور ان کو پیش کیا۔

پانی پی کر چچا جمن نے انیل سے کہا: بیٹا! تم میرے لیے بازار سے سونٹھ، دار چینی اور جائفل تو لے کر آؤ مجھے قہوہ بنانا ہے۔ جس پر انیل نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا:

نہیں چچا! مجھے کھیل پر جانا ہے، یہ کام آپ خود کر لیں۔ اور وہ جلدی جلدی کھیلنے کے لیے میدان کی طرف چلا گیا۔

پڑوسی کا کہنا نہ ماننے اور اسے جواب دینے پر اس کے والد موہن لال کو بہت بُرا لگا۔ اس کے بعد جب وہ رات کے کھانے پر جمع ہوئے تو موہن لال نے بیٹے کو سمجھایا۔

باپ: بیٹا انیل! آپ نے اپنے پڑوسی جمن کا کہنا نہ مان کر اچھا نہیں کیا؟

انیل: بابا! میں نے کیا اچھا نہیں کیا؟ کیا میں کھیلنے کے لیے نہ جاتا؟ چچا جمن خود بھی تو بازار سے یہ چیزیں لے آ سکتا تھا اگر دکاندار چیزوں میں یا قیمت میں کوئی کمی بیشی کر لیتا تو میں چچا جمن سے پھنس جاتا۔

باپ: انیل بیٹا! اس طرح نہیں کہا کرتے۔ پڑوسی بھی ہمارے خاندان کی طرح ہوتے ہیں ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیے اور ضرورت کے وقت ان کے کام آنا چاہیے۔ اور تمام دھرم اپنے پڑوسی سے احترام سے پیش آنے کی ہدایت کرتے ہیں، پڑوس تو پیغمبروں کو بھی محبوب ہوتا ہے۔

وشنو بھگوان کا فرمان ہے: تم معاشرے سے ہو، معاشرہ تم سے نہیں ہے، اس لیے تم معاشرہ کے لیے کلیان کاری (آسانی پیدا کرنے والے) بنو۔

انیل: اچھا بابا، آپ نے فرمایا، پڑوسی ہمارے لیے خاندان کی طرح ہوتے ہیں وہ کیسے؟

باپ: دیکھ بیٹا! کسی بھی وقت پڑوس سے جب کوئی مدد کے لیے پکارتا ہے یا کوئی ناگہانی مصیبت پہنچتی ہے تو سب سے پہلے مدد کے لیے وہاں پڑوسی ہی پہنچتے ہیں۔ قریبی رشتہ دار بھی بعد میں آتے ہیں۔ خوشی غمی میں پڑوسی ہی کام آتے ہیں۔ اور آدمی جب کسی نئی جگہ یا علاقے میں رہائش کا انتخاب کرتا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہاں کا پڑوس کیسا ہے اگر وہاں کا پڑوس شریف لوگوں کا ہوتا ہے تو زیادہ قیمت پر بھی وہ جگہ لے لی جاتی ہے۔

انیل: بابا! اب مجھے سمجھ میں آیا کہ واقعی پڑوسی ہمارے لیے اپنوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔

باپ: انیل بیٹا اس کے علاوہ پڑوسی دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے ساتھی ہوتے ہیں، ان کی خوشی غمی یکساں ہوتی ہے۔ اگر کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے تو تمام پڑوسی مل کر اس کا تدارک کرتے ہیں۔ اس لیے ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں کے ساتھ دلی طور پر محبت کریں۔ وہ کسی بھی مذہب، دھرم یا نظریہ کا ماننے والا ہو ہمیں اسے اپنے پڑوسی کے لحاظ سے عزت دینی چاہیے۔

ساتھ ہی ایسا کوئی بھی کام نہیں کرنا چاہیے جس سے پڑوس کا ماحول خراب ہو، ہمیں گیس، پانی اور بجلی وغیرہ کی چوری نہیں کرنی چاہیے اور غلط جگہ پر گاڑی پارک نہیں کرنی چاہیے۔

انیل: ٹھیک ہے بابا! اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ پڑوسی ہمارے لیے بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں، میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے پروسیوں کا احترام کروں گا اور ضرورت کے وقت ان کی مدد کروں گا۔

سبق کا خلاصہ

ایک دن موہن لال اپنی بیٹھک پر اخبار پڑھ رہا تھا کہ اس کا پڑوسی جمن بھی وہاں پہنچا جس نے موہن لال کے بیٹے انیل کو بازار سے کچھ چیزیں لانے کا کہا لیکن اس نے انکار کر دیا اور کھیل پر چلا گیا یہ بات اس کے والد موہن لال کو بلکل پسند نہیں آئی۔ اس لیے رات کے کھانے پر اس نے انیل کو پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنے، ان کے کام آنے اور عزت و احترام سے پیش آنے کی تلقین کی جس پر انیل کو احساس ہوا کہ اس نے اپنے پڑوسی کا کہانہ مان کر اچھا نہیں کیا اور آئندہ وہ ہر طرح سے اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھے گا۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. چچا جمن نے انیل کو بازار سے کیا لے کر آنے کا کہا؟
2. مصیبت کے وقت سب سے پہلے مدد کے لیے کون پہنچتا ہے؟
3. نئے علاقے میں مکان لیتے وقت آدمی کن باتوں کا خیال رکھتا ہے؟
4. اجتماعی مشکلات کے حل کے لیے پڑوسی کیا کرتے ہیں؟
5. انیل نے آخر میں اپنے والد سے کس بات کا وعدہ کیا؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. پڑوسی .... کو بھی محبوب ہوتے ہیں۔
2. پڑوسی ہمارے لیے .... کی طرح ہوتے ہیں۔
3. مکان کی قیمت پڑوسیوں کے.............. پر مدار رکھتی ہے۔
4. پڑوسی دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے................ ہوتے ہیں۔
5. ضرورت کے وقت ہمیں اپنے پڑوسیوں کے ....آنا چاہیے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• موہن لال کو انیل کی یہ بات ناگوار گذری کہ	• پڑوسی ہی مدد کو پہنچتے ہیں۔
• پڑوسیوں کی خوشی اور غمی	• پڑوسیوں کے ادیب واحترام کرنے کا احساس پیدا ہوا۔
• ہمیں اپنے پڑوسیوں کا	• احترام کرنا چاہیے۔
• والد کے سمجھانے پر انیل کو	• اس نے اپنے پڑوسی کا کہانہ مانا۔
• مصیبت کے وقت سب سے پہلے	• ایک طرح کی ہوتی ہے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی مدد کا عملی مظاہرہ کریں مثلاً: کسی مریض کو اسپتال لے جائیں یا اس کے لیے اسٹور سے دوائی لانے کا بندوبست کریں۔
- جو شاگرد عملی طور پر یہ کام کرے کلاس میں اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- پڑوسیوں کے حقوق وفرائض پر ایک مضمون تحریر کروائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
قہوہ	جڑی بوٹیوں میں ابلا ہوا پانی
عزا	روکھا، ظاہر ظہور، کھرا
ناگہانی مصیبت	اچانک آنے والی تکلیف
انتخاب کرنا	چناؤ کرنا، مقرر کرنا
تدارک	علاج، بندوبست
ناگوار	ناپسند

بڑوں کا احترام

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں گے کہ بڑوں کا ادب واحترام کرنے پر ان کی طرف سے نیک تمنائیں اور دعائیں ملتی ہیں۔
- سمجھ سکیں گے کہ بڑوں کے احترام کا مطلب ان کے تجربات کو عزت دینا اور ان سے سیکھنا ہے۔

ایک دن سَنجھا گھر میں کھانا تیار کر رہی تھی کہ اس کا بیٹا راجو اپنے دوستوں کے ساتھ دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: امی، امی! ہمارے پڑوس میں جو ماسی ملوکاں رہتی ہے وہ ہمارا بال نہیں دے رہی، ہم گلی میں کھیل رہے تھے کہ اچانک بال اس کے گھر جا کر گرا، جب ہم وہ لینے گئے تو اس نے ہمیں بھگا دیا اور بال اپنے پاس رکھ دیا۔ آپ ہمیں وہ گیند واپس کروا کے دیں۔

سَنجھا بچوں کے ساتھ جب ماسی ملوکاں کے گھر گئی اور اس سے بال واپس دینے کا کہا تو وہ بولی: سَنجھا بہن! میں ان کو روزانہ سمجھاتی ہوں کہ وہ گلی میں کھیلنے کی بجائے میدان میں جا کر کھیلیں۔ یہاں گیند کسی آدمی کو لگ سکتی ہے، کھڑکیوں یا گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ سکتے ہیں لیکن یہ بچے رکنے کے بجائے مجھے ماسی ملوکاں! ماسی ملوکاں کہہ کر چھیڑتے ہیں۔

سَنجھا: ٹھیک ہے بہن! آپ ان کو صحیح کہتی ہیں، میں بھی ان کو تنبیہ کرتی ہوں آئندہ وہ میدان میں ہی کھیلیں گے اور آپ کو تنگ نہیں کریں گے۔ اس پر ماسی نے بال واپس کر دیا جس پر سَنجھا نے اس کا شکریہ ادا کیا، اور بچوں کو گھر پر بلایا، ان کو شربت دیتے ہوئے سمجھایا۔

سَنجھا: ماسی ملوکاں بڑی ہے اس نے آپ کو ٹھیک کہا تھا کہ گلی میں نہیں کھیلنا چاہیے کھیل کی مناسب جگہ میدان ہوتا ہے۔ بڑے تجربہ کار ہوتے ہیں وہ کبھی غصہ بھی کرتے ہیں لیکن ان کے غصے کے پیچھے ان کا نیک ارادہ ہی ہوتا ہے جس کو ہم نہ سمجھ کر ان سے ناراض ہو جاتے ہیں حقیقت میں یہ سب کچھ وہ ہمارے بھلے کے لیے ہی کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے بڑوں پر اعتماد کرنا چاہیے اور ان کو کبھی بھی اپنے قول یا عمل سے رنجیدہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ادب سے نمستے کہنا چاہیے۔

راجو: امی! ہم نمستے کیوں کہتے ہیں؟

سَنجھا: جب ہم کسی کو نمستے کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے اس کے اندر موجود "ست" یعنی آتما کے سامنے ہم ادب سے جھکتے ہیں اور اس کا احترام بجالاتے ہیں۔

تمام مذاہب اور دھرموں نے بڑوں کی خدمت کرنے اور ان کو آرام پہنچانے پر بہت زور دیا ہے۔ بڑوں کے ادب و احترام کے حوالے سے سروَن کمار کی کہانی بے حد مثالی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اس نے اپنے نابینا ماں باپ کو کندھوں پر اٹھا کر تیرتھ یاترا کروائی۔ ہندو دھرم کی کتابوں میں صبح صبح اٹھتے وقت اپنے ماں باپ کے پاؤں چھونے کی ترغیب دی گئی ہے۔

بزرگ، بڑے رشتہ دار اور استاد دعاؤں کے دروازے ہیں۔ ان کے ادب و احترام اور خدمت کرنے کے بدلے ہمیں بے حد دعائیں مل سکتی ہیں۔ جب کبھی بس وغیرہ میں سوار ہو جاؤ تو پہلے بڑوں کو بیٹھنے کی جگہ پیش کرو، بڑوں کی مجلس میں زیادہ بولنے سے بچنا چاہیے۔ ضرورت کے وقت ادب سے بات کہنی چاہیے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف وہ خوش ہوں گے بلکہ مالکِ حقیقی بھی آپ سے راضی ہوگا۔ بڑوں کا کہنا ہے: جو بوئے گے وہی کاٹو گے۔ آج اگر تم بڑوں کی عزت کرو گے تو کل کے بچے بھی تمہاری عزت واحترام کریں گے۔

سبق کا خلاصہ

ایک دن راجو نے اپنی والدہ سے ماسی ملوکاں کی شکایت کی کہ وہ ان کو گیند نہیں دیتی۔ جب سَنجھا، ملوکاں کے پاس گئی تو اس نے کہا کہ یہ بچے گلی میں کھیلنے سے نہیں رکتے اور اسے چھیڑتے ہیں اس لیے میں نے ان کی گیند اپنے پاس روک لی ہے سَنجھا نے بچوں کو ان کا بال واپس دلوادیا لیکن گھر آکر بچوں کو سمجھایا کہ کھیلنے کی جگہ کھیل کا میدان ہی ہے اور بڑوں کی ہمیشہ عزت واحترام کرنا چاہیے ان کے غصے کو اپنے لیے بی عزتی مت سمجھو۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. گھر آکر راجو نے اپنی ماں سے کیا کہا؟
2. ماسی ملوکاں بچوں کو گیند واپس کیوں نہیں دے رہی تھی؟
3. گیند واپس دلوا کر سَنجھا نے بچوں کو کیا نصیحت کی؟
4. سرون کمار نے اپنے نابینا ماں باپ کی کیا خدمت کی تھی؟
5. ہمیں اپنے بڑوں سے کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. گلی میں کھیلنے سے گیند کسی............. یا .... کو لگ سکتی ہے۔
2. ہندو دھرم میں صبح اٹھنے کے بعد .... کے پاؤں چھونے کی ترغیب دی گئی ہے۔

3. رشتہ دار، استادوں اور بڑوں کے غصہ کے پیچھے ان کا............. ہوتا ہے۔

4. ہمیں اپنے قول و عمل سے بڑوں کو......................... نہیں دینی چاہیے۔

5. بزرگ، استاد اور رشتہ دار دعا کے .... ہیں۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. گیند لگنے سے کھڑکیوں اور شیشے کی چیزوں کو نقصان ہوگا۔		
2. بڑوں سے ناراض ہونا عقل مندی کی بات ہے۔		
3. بڑوں کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔		
4. بڑوں کے احترام میں اپنی جگہ خالی کرنی چاہیے۔		
5. ہم جو کچھ بوئیں گے وہی کاٹیں گے۔		

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو عملی تربیت دی جائے کہ وہ والدین اور بزرگوں کا احترام کریں اور ان کے آرام و سکون کا خیال رکھیں۔
- طلبہ/طالبات سے "روزانہ کی زندگی میں کون سے طریقوں سے ہم اپنے بزرگوں کی خدمت کر سکتے ہیں" کے عنوان پر دس دس جملے تحریر کروائیں۔ مثلاً: راستہ پار کروانا۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی	
لفظ	معنیٰ
چھیڑ نا	تنگ کرنا، نقالی نکالنا
تیر تھ یاترا	مقدس جگہ کی زیارت
رنجیدہ	غمگین، ناراض
تجربہ کار	تجربہ رکھنے والا، ماہر
گیند	بال
آتما	روح

تمام مذاہب کا احترام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں گے کہ تمام مذاہب کے لوگ مختلف مذاہب رکھنے کے باوجود ایک مالکِ حقیقی کو مانتے ہیں۔
- جان سکیں گے کہ تمام مذاہب کا مقصد انسانوں کے درمیان باہمی احترام، برداشت، درگذر اور برابری کے جذبات پیدا کرنا ہے۔
- ان میں دوسرے مذاہب کے احترام بجالانے کی عادت پیدا ہو گی۔
- وہ تمام مذاہب کا احترام کے بارے میں مضمون تحریر کر سکیں گے۔

ششیلا اپنے گھر والوں کے ساتھ ٹی.وی پروگرام دیکھ رہی تھی کہ اذان آنے پر اس کی والدہ نے اسے ٹی.وی کا آواز کم کرنے کا کہا جس پر وہ کہنے لگی۔

ششیلا: امی! آپ مجھے اکثر اذان کے وقت ٹی.وی کا آواز کم کرنے کا کیوں کہتی ہیں؟

ماں: وہ اس لیے کہ ہمیں دوسرے مذاہب کا احترام کرنا چاہیے۔ رمضان کے مہینے میں بھی ہم ہندوؤں، سکھوں، پارسیوں اور مسیحیوں کو روزے کے احترام میں مسلمانوں کے سامنے کھانے پینے سے احتراز کرنا چاہیے۔

ششیلا: کیا مسلمان بھی دوسرے مذاہب کا اسی طرح احترام کرتے ہیں؟

ماں: جی، بالکل! مسلمانوں کے پڑوس میں جہاں ہندوؤں کی کثرت ہوتی ہے۔ وہاں کے مسلمان، ہندو دھرم کے احترام میں بڑا گوشت نہیں کھاتے۔

ششیلا: امی جان! آپ مجھے تمام مذاہب کے احترام کی اہمیت اور فوائد کے بارے میں مزید کچھ باتیں بتائیں۔

ماں: معاشرے میں دوسروں کے مذاہب کا احترام کرنے سے ماحول پُرامن اور پُرسکون رہتا ہے۔ لوگ اپنے دھرم، عقیدے اور نظریہ سے بالاتر ہو کر اتحاد، برداشت اور رواداری کا مظاہرہ کرتے ہیں جس سے ملک

میں خوش حالی اور ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے کیوں کہ کوئی بھی ملک نااتفاقی، بدامنی اور انتشار کی صورتحال میں ترقی نہیں کر سکتا۔

ششیلا: ملک میں مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

ماں: ملک میں مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ہمیں درج ذیل باتوں پر عمل کرنا چاہیے:

- ہمیں اپنے ملک کی گوناگون ثقافتوں، مذاہب، نظریات اور مقدس مقامات کا احترام کرنا چاہیے۔
- اپنا عقیدہ یا نظریہ دوسروں پر زبردستی نہیں تھونپنا چاہیے۔
- مخالف عقیدہ یا نظریہ رکھنے والوں سے معاملات کرتے وقت ہمیشہ حق وانصاف کو بنیاد بنایا جائے۔
- عید، ہولی، دیوالی، کرسمس یا بیساکھی کے موقعوں پر ایک دوسرے کے ساتھ تحفہ تحائف کا تبادلہ کیا جائے۔
- شادی، غمی اور دیگر معاشرتی کام کاج میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانے والی روایت کو برقرار رکھا جائے۔

ہمارا ملک پاکستان مذہبی ہم آہنگی کے لحاظ سے ہمیشہ مثالی رہا ہے خاص طور سے تھر، مہرانے اور نارے کی شادی بیاہ کی تقریبات میں مہمانوں کو یہ فرق کرنا دشوار ہوتا ہے کہ اس تقریب میں کام کرنے والے مسلمان ہیں یا ہندو۔ اس کے علاوہ سندھ کے صوفی بزرگوں کی مزارات پر ہر رنگ و مذہب کے لوگ حاضری دینا اپنی سعادت سمجھتے ہیں، لال شہباز قلندر، سچل سرمست، شاہ عبداللطیف بھٹائی، صوفی شاہ عنایت، شاہ عبدالکریم بلڑی والے اور اڈیرو لال کی درگاہیں اسی مذہبی رواداری کا مرکز ہیں۔

ششیلا: بہت شکریہ! امی آپ نے مجھے تمام مذاہب کے احترام پر مفید باتیں بتائیں ہیں اب مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمیں تمام مذاہب، دھرموں اور عقیدوں کا احترام کرنا چاہیے۔

سبق کا خلاصہ

ہر ملک کی ترقی اور خوش حالی کا مدار اس کے امن و امان، قومی اور مذہبی ہم آہنگی پر ہوتا ہے۔ بدامنی، انتشار اور نااتفاقی کو ختم کرنے کے لیے ملک میں رہنے والے مختلف مذاہب اور عقیدے کے لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق، برداشت اور رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور روزمرہ کی زندگی میں تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہیے۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. مسلمانوں کے سامنے روزے کا احترام کس طرح کرنا چاہیے؟
2. دیگر مذاہب اور عقائد کا احترام کرنا کیوں ضروری ہے؟
3. ملک سے نااتفاقی، بدامنی اور انتشار ختم کرنے کا کیا راستہ ہے؟
4. مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
5. سندھ کے عظیم صوفی بزرگوں کے نام بتائیں۔

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. اذان کے وقت ٹی۔وی وغیرہ کا آواز .... کر دینا چاہیے۔
2. ہمیں ملک کے اندر مختلف دھرموں، ثقافتوں اور عقائد کا .... کرنا چاہیے۔
3. سندھ کے صوفی بزرگوں کی مزارات بھی.............. کا مرکز رہی ہیں۔
4. اپنا عقیدہ یا نظریہ دوسرے کے اوپر................ نہیں چاہیے۔
5. ہمارے ملک پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی ....رہی ہے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنے سے	• معاملا طے کرنے وقت حق وانصاف کو بنیاد بنایا جائے۔
• اپنا عقیدہ یا نظریہ دوسروں	• کام کرنے والوں میں ہندو مسلم کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔
• دوسرے مذہب کے لوگوں کے ساتھ	• ملک کا ماحول پُرامن اور پُرسکون رہتا ہے۔
• شادی غمی اور دیگر تقریبات کے موقعے پر	• کے اوپر زبردستی نہیں تھونپنا چاہیے۔
• تھر کے علاقے میں شادی بیاہ کی تقریب میں	• ایک دوسرے کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹانا چاہیے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو ترغیب دی جائے کہ وہ عملی طور پر تمام مذاہب کا احترام کریں۔
- طلبہ/طالبات کو "تمام مذاہب کا احترام کرنے کے فوائد" پر دس جملوں کا مضمون لکھنے کی ہدایت کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنٰی
ہم آہنگی	یکسانیت، ایک آواز ہونا
فروغ	ترقی، زیادتی
رواداری	برابری
انتشار	افراتفری، بدنظمی
گوناگون	رنگ برنگی، طرح طرح کے
بالاتر	بہت اوپر، بلند

محلے کو صاف رکھنا

حاصلاتِ تعلم

طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں گے کہ محلے کی صفائی رکھنا سب کے لیے خوشی کا باعث ہے۔
- سمجھ سکیں گے کہ صفائی کا خیال رکھنے سے پورا محلّہ بیماریوں سے محفوظ ہوگا۔
- احساس کریں گے کہ محلے کی صفائی گھر کی صفائی سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔
- خبردار ہوں گے کہ پلاسٹک کا سامان (تھیلیاں، ڈسپوزایبل چیزیں اور ٹن وغیرہ) ماحول کے لیے نقصان دِہ ہیں اور آلودگی پھیلانے کا سبب ہیں۔
- سمجھ سکیں گے کہ گھر کا کوڑا اور گندا پانی باہر پھینکنے سے پورے محلے کا ماحول خراب ہوتا ہے۔
- احساس کریں گے کہ پلاسٹک بیگس کا استعمال ماحول دشمن اور کپڑے، گتے وغیرہ کا استعمال ماحول دوست ہے۔
- پلاسٹک کے تین مراحل والے استعمال (Reduce, Reuse, Recycle) سے واقف ہوں گے۔

ایک دن مائیکل اپنے بیمار بیٹے پیٹر کو اسپتال لے جارہا تھا کہ اسپتال کے دروازے پر اسے اپنا پڑوسی سلطان ملا۔

سلطان: مائیکل بھائی! خیر تو ہے، اس بچے کو کیا ہوا ہے؟

مائیکل: یہ میرا بیٹا پیٹر ہے اسے دو دن سے پیچش اور الٹی کی بیماری ہے، کافی گھریلو علاج کیا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا بچے کی طبیعت زیادہ خراب ہوتی جارہی ہے اس لیے اسے آج اسپتال ڈاکٹر کے پاس لایا ہوں۔

سلطان: واقعی پتا نہیں ہمارے محلے کو کیا ہوا ہے کہ کسی کو پیچش اور الٹی تو کسی کو ملیریا بخار یا کوئی اور مرض، ہر کسی کے گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار ضرور ہے! میں بھی اپنے بھائی کو اسپتال میں داخل کرواکر آیا ہوں۔ ابھی ذرا دوائی لینے جارہا ہوں۔

کچھ دیر بعد جب سلطان واپس ہوا اور مائیکل نے اپنے بیٹے کو بچوں کے وارڈ میں داخل کروالیا تو دونوں باہر پارک میں آکر بیٹھے اور بات چیت کرنے لگے۔

سلطان: تو مائیکل! ڈاکٹر نے پیٹر کے بارے میں کیا کہا؟

مائیکل: بھائی! ڈاکٹر صاحب نے مریض کے علاج سے پہلے تو مجھ سے اپنے محلے اور ارد گرد کے ماحول کے بارے میں معلوم کیا اور پوچھا: کیا آپ کے گھروں کے قریب گندگی کے ڈھیر جمع ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! گندگی تو بہت ہے۔اس پر ڈاکٹر نے کہا: بس یہی سبب ہے کہ تم سب لوگ بیمار پڑنے لگے ہو۔

بچے گندگی پر کھیلنے کے بعد ہاتھ صاف نہیں کرتے اور گندے ہاتھوں سے کھانے کی وجہ سے جراثیم ان کے اندر چلے جاتے ہیں جو پیچش اور الٹی کا سبب بنتے ہیں ساتھ ہی ٹھہرے ہوئے پانی میں مچھروں کی افزائش ہوتی ہے جہاں وہ انڈے دیتے ہیں جن سے بہت جلدی مچھر نکلتے ہیں۔ ان کے کاٹنے سے ملیریا اور ڈینگی جیسی خطرناک بیماریاں پھیلتی ہیں۔

سلطان: واقعی مائیکل! ڈاکٹر صاحب سچ کہتا ہے ان بیماریوں کا سبب مچھر اور یہ گندگی ہی ہے۔

مائیکل: تو پھر ہم سب کو کیا کرنا چاہیے؟ بیماریوں کے باعث، پیسے کا زیاع ایک طرف ہوتا ہے تو دوسری طرف مریض کو تکلیف اور پورے خاندان کو پریشانی لاحق ہوتی ہے جبکہ آدمی کام کاج سے بھی لاچار ہو جاتا ہے۔

سلطان: خیر سے مریضوں کی صحت بحال ہو جائے تو سب محلے والے مل کر ان بیماریوں کی روکتھام کے لیے کوئی انتظام کرتے ہیں۔

چناں چہ کچھ دنوں بعد جب ہاسپٹل سے مریضوں کو رخصت مل گئی تو مائیکل اور سلطان کی کوشش سے تمام محلے کے لوگوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں محلے کو صاف رکھنے کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، کمیٹی کے لیے چندہ جمع کیا گیا اور درج ذیل فیصلے اتفاقِ رائے سے منظور کیے گئے:

- ٹھہرے ہوئے پانی کے گڑھے مٹی سے بھروائے جائیں اور گندگی کے ڈھیر ختم کروائے جائیں گے۔
- گھروں کا کوڑا کرکٹ مخصوص جگہوں پر پھینکا جائے گا، جہاں سے ٹاؤن کمیٹی کا عملہ اسے لے جائے دوسری صورت میں اپنی مدد آپ کے تحت اسکوٹر لوڈر خریدا جائے گا۔
- مین ہولس کو مناسب انداز میں صاف رکھنے کے لیے ٹاؤن کمیٹی کو درخواست دی جائے گی۔
- ملیریا کنٹرول محکمہ کے تعاون سے گھروں میں مچھر مار اسپرے کروایا جائے گا۔

- شہر سے سامان خریدتے وقت کاغذ، گتے یا کپڑے کے لفافے استعمال کیے جائیں گے پلاسٹک بیگز اور دیگر پلاسٹک اشیاء کا استعمال حتی الامکان کم کیا جائے گا۔ محلے سے پلاسٹک مٹیریل جمع کر کے ردی میں دیا جائے جہاں سے وہ کارخانوں میں تلف کیا جائے گا کیوں کہ پلاسٹک کے استعال سے ہمارے ماحول میں آلودگی پھیلتی ہے اور یہ بیماریاں پھیلانے کا سبب بھی ہے۔

آخر میں تمام لوگوں نے یہ عزم کیا کہ ہر ایک اپنے محلے کو صاف رکھنے کی بھرپور کوشش کرے گا اور گھر کے تمام افراد کو صفائی کے اصول اور ماحول کو بہتر بنانے کے بارے میں خبردار کرے گا۔

سبق کا خلاصہ

مائیکل اور سلطان اپنے محلے میں بیماری پھیلنے سے پریشان تھے جب انہوں نے اپنے مریض اسپتال میں ڈاکٹر کو دکھائے تو اس نے بتایا کہ بیماریاں پھیلنے کا سبب گندگی اور مچھر ہیں، سلطان اور مائیکل نے محلے کو سدھارنے کے لیے ایک کمیٹی کا اجلاس بلایا جس میں محلے کو صاف رکھنے، گندگی کو مناسب جگہ پھینکنے اور ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے کی احتیاطی تدابیر طے کی گئیں۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. ڈاکٹر صاحب نے بیماری پھیلنے کے کیا اسباب بتائے؟
2. ملیریا اور ڈینگی بیماری کیوں ہوتی ہے؟
3. بیمار پڑنے سے آدمی کا کیا نقصان ہوتا ہے؟
4. محلے والوں نے صفائی اور بیماری سے متعلق کیا فیصلے کیے؟
5. آخر میں تمام لوگوں نے کس بات کا عزم کیا؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. پیڑ کو............. اور .... کی بیماری ہو گئی تھی۔
2. گندگی پر جانے کے بعد اپنے ہاتھ پاؤں ضرور .... چاہیں۔
3. مچھر اپنے انڈے.............. پر دیتے ہیں۔
4. محلے کی صفائی پر خرچ کا انتظام......................... کے ذریعہ کیا گیا۔
5. محلے کو صاف رکھنا تمام محلے والوں کا .... ہے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. بیماری کے باعث آدمی پریشان ہوتا ہے اور پیسے کا زیاع ہوتا ہے۔		
2. گھر کا کوڑا مخصوص جگہ پر پھینکا جائے۔		
3. بیماری پھیلنے کا سبب صفائی ہے۔		
4. محلے کو صاف رکھنے کے لیے ایک اسپتال قائم کیا گیا۔		
5. ملیریا سے بچنے کے لیے مچھر مار اسپرے کرنا چاہیے۔		

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو ترغیب دی جائے کہ وہ محلے کی صفائی میں عملی طور پر شریک ہوں۔
- " محلے کے صفائی کی اہمیت " کے عنوان پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کروایا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی	
لفظ	معنیٰ
تدارک	حل، علاج
مخصوص	مقرر کی ہوئی، خاص، اہم
عزم	پختہ ارادہ
تلف کرنا	ضایع کرنا
افزائش	زیادہ ہونا، پیداوار بڑھنا
حتی الامکان	جتنا ہو سکے
تجویز	رائے، مشورہ
متفقہ	سب کے اتفاق سے

دوسروں کی مدد کرنا

(خاص طور پر بزرگوں، ہم کلاسوں، معذوروں اور ضرورت مندوں کی)

حاصلاتِ تعلم

طلبہ /طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- معذور اور محتاج لوگوں کا احترام کریں گے۔
- معذور اور بزرگ لوگوں کو راستہ پار کروانے اور منزل تک پہنچانے کا اجر کمانے میں سستی نہیں کریں گے۔
- احترام اور باوقار طریقے سے ضرورت مندوں کی مدد کریں گے۔
- تعلیم کے حصول میں اپنے ہم کلاس دوستوں کی مدد کریں گے۔
- اپنے غریب ہم کلاس ساتھیوں کی رازداری میں مالی امداد کرنے کی عادت اپنائیں گے۔

اخلاقیات پڑھانے والے استاد نے آج جیسے ہی کلاس میں حاضری کا جائزہ لیا تو نریندر کو اس کی جگہ نہ دیکھ کر قریبی سیٹ پر بیٹھے خوشحال سے دریافت کیا:

آج نریندر اسکول کیوں نہیں آیا؟

نریندر، خوشحال کا ساتھی اور پڑوسی تھا، وہ ہمیشہ اسکول آنے میں نریندر کی مدد کیا کرتا تھا کیوں کہ نریندر پولیو کی وجہ سے دونوں ٹانگوں سے معذور تھا، پڑھنے کے شوق میں وہ اسکول تک ہاتھوں سے گھِسٹ کر آتا تھا۔ وہ بے حد ذہین اور ہر مضمون میں ہوشیار تھا اسکول کے تمام استاد ان کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ اس لیے استاد صاحب نے جب نریندر کے بارے میں پوچھا تو خوشحال نے جواب دیا: کل چھٹی کے وقت دو شاگردوں نے اس کا مذاق اڑایا تھا، حساس طبیعت ہونے کی وجہ سے اسے بہت دُکھ ہوا اور وہ رونے لگا تھا، میں نے اسے ہنسانے کی بہت کوشش کی لیکن

اس کا غم ہلکا نہیں ہوا پھر میں اسے گھر چھوڑ آیا، شاید اسے دلی صدمہ ہوا ہے اس لیے آج اسکول نہیں آیا۔

کون سے شاگردوں نے نریندر کا مذاق اڑایا تھا؟ استاد صاحب نے پوچھا۔

خوشحال کے بتانے سے پہلے ہی جانو اور مانو کلاس میں کھڑے ہو گئے اور شرمندگی سے کہنے لگے : سَر! ہمارا نریندر کو ناراض کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا تاہم ہمیں افسوس ہے کہ ہماری وجہ سے اس کی دل آزاری ہوئی ہے۔ ہم اس سے معافی مانگنا چاہتے ہیں۔

استاد صاحب نے فرمایا: یہ اچھی بات ہے، اب پوری کلاس کچھ باہمی چندہ اکٹھے کرے تاکہ ہم نریندر کو ایک وہیل چیئر خرید کر دیتے ہیں۔ خوشحال نے کہا: جی استاد صاحب! ویسے بھی دو دن بعد اس کی سالگرہ کا دن ہے، چناں چہ دو دن بعد پوری کلاس کے طلبہ، استاد صاحب اور ہیڈ ماسٹر صاحب نریندر کے گھر آئے، جانو اور مانو نے نریندر سے معافی مانگی پھر اس کی سالگرہ کا کیک کاٹا گیا، ساتھیوں نے اسے "ہیپی برتھ ڈے" کہا اور تمام کلاس کی جانب سے ایک وہیل چیئر اسے گفٹ دی گئی۔

دوسرے دن اسیمبلی میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے تمام طلبہ کو سمجھایا کہ :

- جسمانی یا ذہنی طور پر معذور بچے "اسپیشل چائلڈ" کہلاتے ہیں، وہ پیار و محبت اور عزت کے زیادہ حق دار ہوتے ہیں اس لیے ان کو یہ احساس نہیں دلانا چاہیے کہ وہ معذور ہیں بلکہ ان کے ساتھ پیار و محبت کا رویہ رکھنا چاہیے۔
- بزرگ اور بڑی عمر کے افراد بھی عزت و احترام کے مستحق ہیں۔ ان کے تھوڑے بہت غصہ کو برداشت کرنا چاہیے، راستہ پار کرنے، بازار سے کوئی چیز خرید کر دینے اور ان کی خدمت کرنے میں اپنی خوش نصیبی سمجھنی چاہیے۔ اس سے آپ کو ان کی دعائیں اور مالکِ حقیقی کا قرب حاصل ہوگا۔
- غریب اور دیہی علاقوں سے آنے والے اپنے ہم کلاس غریب دوستوں کی ہر طرح مدد کرنی چاہیے۔
- کسی غریب شاگرد کی طرف سے فیس ادا کرنے، اسٹیشنری کا سامان خرید کر دینے یا دوسری مالی مدد کرنے میں ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھا جائے۔
- معاشرے کے دیگر ضرورت مند لوگوں کی ہر طرح امداد کرنی چاہیے، حال ہی میں دولت آباد کے ایک جگر کی بیماری میں مبتلا شاگرد کے لیے چندہ کیا گیا جو اچھی بات ہے، ہم بھی آئندہ ہفتے اس میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔

ہیڈ ماسٹر صاحب کی ہدایات کا تمام طلبہ پر بہت اثر ہوا اور انہوں نے بزرگوں، ہم کلاسیوں، اسپیشل پرسنز (معذور افراد) اور ضرورت مندوں کے ساتھ پیار و محبت اور احترام سے پیش آنے کا عزم کیا۔

سبق کا خلاصہ

نریندر نامی ایک معذور شاگرد کو اس کے دو ساتھیوں نے مذاق اڑا کر ناراض کر دیا۔ جس کا اسے بہت رنج ہوا اور وہ اسکول نہیں گیا۔ جب استاد نے دریافت کیا تو دو طلبہ نے اپنی غلطی تسلیم کی اور اس سے معافی مانگنے کا ارادہ کیا، استاد صاحب کی کوشش سے کلاس کے تمام طلبہ نے باہمی چندہ کرکے نریندر کو ایک وہیل چیئر گفٹ کی اور دونوں لڑکوں نے نریندر سے معافی مانگی۔ دوسرے دن ہیڈ ماسٹر صاحب نے تمام بچوں کو ہدایت کی کہ بزرگوں، ہم کلاس ساتھیوں، ضرورت مندوں اور معاشرے کے غریب لوگوں کی خدمت کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ پیار و محبت اور احترام کا رویہ رکھنا چاہیے۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. نریندر کو کس بات پر دلی صدمہ پہنچا؟
2. سالگرہ کے موقعہ پر نریندر کو کس نے کیا گفٹ کیا؟
3. اسپیشل چائلڈ کون سے بچے کہلاتے ہیں؟
4. بزرگوں اور غریب لوگوں کی کس طرح مدد کرنی چاہیے؟
5. ہیڈ ماسٹر صاحب نے طلبہ کو کیا ہدایات کیں؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. نریندر کا پڑوسی اور ساتھی .... تھا۔
2. .... اور .... نے نریندر کا مذاق اڑایا تھا۔
3. نریندر............. کی وجہ سے معذور ہو گیا تھا۔
4. ایک جگر کے مریض شاگرد کے لیے............... کرنے پر ہیڈ ماسٹر نے اس بات کو سراہا۔
5. ہیڈ ماسٹر کی ہدایات کا بچوں پر ....اثر ہوا۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. نریندر ایک ذہین اور ہوشیار شاگرد تھا۔		
2. نریندر کو ایک تاجر نے وہیل چیئر گفٹ کی۔		
3. بزرگوں کے غصے پر ہمیشہ ناراض نہیں ہونا چاہیے۔		
4. کاپیاں اور کتاب خرید کر دینا بھی مدد کی ایک قسم ہے۔		
5. مالی مدد کرکے دوسروں کو بتانا چاہیے۔		

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو ترغیب دی جائے کہ وہ بزرگوں، ہم کلاس دوستوں، معذوروں اور ضرورت مندوں کی عملی طور پر مدد کریں۔
- قریبی شہر میں اسپیشل ایجوکیشن سینٹر دکھانے کے لیے طلبہ/طالبات کو لے جائیں اور ان کو معذور بچوں سے کھیل کود اور تفریح کا موقع دیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
صدمہ	غم، رنج
معذوری	کمزوری
دریافت کرنا	معلوم کرنا، پوچھنا
آزاری	ایذاء دینا، تکلیف پہنچانا
دیہات	گوٹھ، گاؤں والا علاقہ
اسٹیشنری کا سامان	پین، پینسل، کاپیاں وغیرہ
وہیل چیئر	معذور افراد کی کرسی
پیوندکاری	پیوند لگانا
رویہ	سلوک، برتاؤ
مذاق اُڑانا	ٹھٹھولی کرنا، عار دلانا

وقت کی اہمیت اور اس کی پابندی

حاصلاتِ تعلم

طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- احساس کریں گے کہ وقت بے حد قیمتی ہے۔
- اس بات پر عمل کرنے کے قابل ہوں گے کہ "جلدی سونا اور جلدی بیدار ہونا صحت مندی، تونگری اور عقل مندی کی علامت ہے"۔
- جان سکیں گے کہ وقت پر کام نہ کرنے کی صورت میں اس کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔
- احساس کریں گے کہ پابندی نہ کرنے سے وقت اور تعلیم کا نقصان ہوتا ہے۔
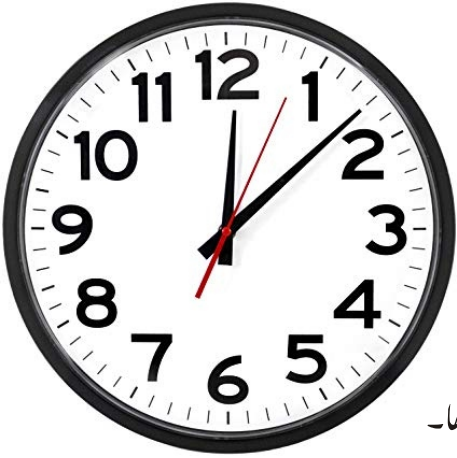
پردیپ اور کیلاش آپس میں دوست اور ہم کلاسی ساتھی تھے مالکِ حقیقی نے دونوں کو اچھا ذہن اور صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں، تاہم دونوں کے رویے میں فرق تھا۔ پردیپ پڑھنے میں دلچسپی رکھنے والا اور وقت کا پابند تھا وہ ہر کام وقت پر مکمل کرنے کی کوشش کرتا تھا اس کے برعکس کیلاش وقت کے بارے میں بے حد لاابالی تھا، ہوم ورک بھی وقت پر مکمل نہیں کرتا تھا۔سزا سے بچنے کے لیےکوئی نہ کوئی بہانہ گھڑ لیتا تھا۔ استاد بھی ہمیشہ اسے نصیحت کرکے چھوڑدیتے تھے۔ پانچویں جماعت تک یہی سلسلہ چلتا رہا، چھٹی جماعت کے بعد اسکول کی تعلیم بڑھ کر آٹھ گھنٹے ہوگئی، ہوم ورک بھی زیادہ ملنے لگا، فیئر کاپیوں کے ساتھ سائنس یا معاشرتی علوم کے نقشے یا تصاویر بنانے پڑتے، کبھی کبھار اسائنمینٹ بھی ملتے تھے یہ تمام چیزیں پردیپ ترتیب سے اور وقت پر مکمل کرکے جمع کرواتا تھا لیکن کیلاش پہلے کی طرح سستی کی وجہ سے ہمیشہ پیچھے رہتا اور کوئی کام وقت پر نہیں کرپاتا تھا۔

وقت کی پابندی اور محنت والی عادت کی وجہ سے پردیپ میٹرک میں اے. ون گریڈ لے کر پاس ہوا جبکہ کیلاش مخطوبی گریڈ میں پاس ہوا۔ رزلٹ دیکھ کر پردیپ کو بہت دکھ ہوا لیکن " اب کیا کرے ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت" کی مصداق پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اتنی رسوائی کے باوجود کیلاش نے اپنے آپ کو نہیں سنبھالا اور سستی والا رویہ ترک نہیں کیا نتیجے میں انٹر کے امتحانات میں وہ بے حد کم نمبر حاصل کرپایا جس کے باعث اسے کسی یونیورسٹی میں داخلہ نہیں ملا نہ ہی کسی ادارہ میں اسے ملازمت ملی، جب کہ پردیپ انٹر

میں اے گریڈ ہونے کی وجہ سے میڈیکل یونیورسٹی میں ایم. بی. بی ایس کے لیے منتخب ہو گیا اور کچھ سالوں کے بعد وہ شہر میں ڈاکٹر بن گیا۔

اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ وقت بہت قیمتی ہے، وقت کی پابندی کامیابی کی کلید ہے، جس کے ذریعے آدمی زندگی میں اپنی منزل حاصل کر سکتا ہے اور کبھی بھی ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتا، کوئی بھی کام وقت پر مکمل نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ تاریخ سے بھی ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ جس نے وقت کی اہمیت کو سمجھا اور اسی کی پابندی کی ہمیشہ ترقی، کامیابی، عزت، شادمانی اور خوش حالی ان کا مقدر بن گئی۔ آمریکی صدر ابراہام لنکن اور بانیٔ پاکستان محمد علی جناح ایسی ہی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے وقت کی پابندی کو اپنی عادت بنا کر تاریخ میں اپنا نام روشن کر دیا۔

ہم سب کو وقت کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے اور ہر کام وقت پر پورا کرنا چاہیے آج کا کام کل پر ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے، وقت پر سونا، اٹھنا آدمی کو وقت کا پابند، صحت مند، دولت مند اور عقلمند بناتا ہے۔

سبق کا خلاصہ

پردیپ اور کیلاش ایک ہی کلاس کے دوساتھی تھے، دونوں صحت مند، باصلاحیت اور ذہین تھے تاہم کیلاش سست اور وقت کی اہمیت سے بے پرواہ تھا جب کہ پردیپ وقت کا پابند تھا، جس وجہ سے وہ ہر امتحان میں امتیازی طور پر کامیاب ہوتا رہا اور آخر میں اپنے شہر کا بہت بڑا ڈاکٹر بن گیا جب کہ کیلاش امتحان میں کم نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے نہ کوئی اچھی ملازمت حاصل کر پایا نہ ہی اسے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ مل سکا اس لیے عقل مند لوگوں کو ہمیشہ وقت کی پابندی کرنے چاہیے۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. کیلاش کس طبیعت کا مالک تھا؟
2. پردیپ میں کون سی خوبی تھی؟
3. وقت کی پابندی کے کیا فائدے ہیں؟
4. اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
5. کون سی عادت ہمیں عقل منداور دولت مند بنائے گی؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. پردیپ نے میٹرک کا امتحان .... میں پاس کیا۔
2. اب کیا کرے ہوت جب .... چُگ گئیں کھیت۔
3. وقت کی پابندی کامیابی کی............. ہے۔
4. ہر کام وقت پر مکمل کرنا ہی................. علامت ہے۔
5. .... کا کام ....پر ہر گز نہیں چھوڑنا چاہیے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• اپنا کام وقت پر مکمل کرنے سے	• ابراہام لنکن تھا۔
• بانی پاکستان محمد علی جناح	• ہر کام وقت پر مکمل کرتا تھا۔
• آمریکا کے صدر کا نام	• اس کو وقت کی پابندی کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔
• پردیپ کی عادت تھی کہ وہ	• آدمی ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتا۔
• کیلاش ایک ذہین شاگرد تھا لیکن	• وقت کا پابند تھا۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو وقت کی اہمیت کا احساس دلایا جائے اور عملی طور پر ان کو ہر کام وقت پر کرنے کی عادت اپنانے کا پابند بنائیں۔
- "وقت کی پابندی" پر ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کیا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
برعکس	مخالفت میں
کلید	چابی
لاابالی	بے پرواہ، غیر ذمہ دار
ہوت	کسان، مزدور، مالک
اخراجات	خرچے، لاگت
رسوائی	شرمساری، بے عزتی
تونگری	دولت مندی
مقدر	تقدیر، قسمت

چوتھا باب

شخصیات

کچھ شخصیات اپنی ذات میں کامل ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کے سیرت و کردار پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہیں۔ وہ اپنی دینی، تبلیغی، علمی، سیاسی اور ثقافتی نوعیت کی خدمات کی بدولت عوام میں بے حد مقبولیت حاصل کر لیتی ہیں۔

ایسی مشہور شخصیات قوموں کے لیے ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہیں ان کے حالاتِ زندگی پڑھ کر لوگوں کے دل میں ان کے لیے عقیدت، احترام اور محبت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں ساتھ ہی ان کے تجربات پر عمل پیرا ہو کر وہ آنے والے وقت میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

ایسی معزز ترین شخصیات میں سے حضرت داؤد علیہ السلام اور مقدس پولوس بھی ہیں۔ اس باب میں ان کی پاکیزہ زندگی، حق کے لیے دی جانے والی قربانیوں، خدمات اور ان کی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- حضرت داؤد علیہ السلام کی حالاتِ زندگی، آپ کے پیش روؤں اور جانشین بزرگوں کے نام بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ عبرانی بائبل میں آپ کو بنی اسرائیل اور یہود کا دوسرا بادشاہ کیوں کہا گیا ہے۔
- وضاحت کر پائیں گے کہ آپ کیوں اور کن باتوں کی وجہ سے مشہور تھے۔
- خوشی اور لطف اندوز ہونے کا فرق بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ روحانی خوشی کہاں ہے۔
- آپ کی تعلیمات اور اقوال کو بیان کر سکیں گے۔
- حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کے بارے میں بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ "گیتوں والی کتاب" کیا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام پیغمبروں میں سے ایک اعلیٰ شان والے پیغمبر گذرے ہیں بائبل کے مطابق آپ بنی اسرائیل کے دوسرے بادشاہ ہیں۔ آپ کی بادشاہی کا زمانہ ۱۰۳۵ تا ۱۰۱۰ق.م ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، دسویں پشت میں آپ کا نسب حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہودا سے جا کر ملتا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام بے حد سادگی پسند، بااخلاق اور عمدہ طبیعت کے مالک تھے۔ درمیانہ قد، نیلی آنکھیں، حسین جمیل چہرہ، خوبصورت آواز اور بہادری آپ کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ بنی اسرائیل میں آپ پہلے نبی تھے جن کو بادشاہت عطا ہوئی ورنہ آپ سے پہلے بادشاہ اور نبی الگ الگ منصب شمار ہوتے ہیں۔

بچپن اور جوانی

حضرت داؤد علیہ السلام کا گھرانہ دیہی علاقے میں رہائش پذیر تھا جہاں پر آپ کی زندگی کے ابتدائی دن گذرے، آپ جنگل میں بھیڑ بکریاں چَرایا کرتے تھے، آپ کو فلاخن چلانے میں بے حد مہارت حاصل تھی۔ جس سے اپنا دفاع کرتے تھے اور شکار بھی کر لیا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے لیے یہ نہایت تکلیف دہ دور تھا وہ مختلف قبائل کی صورت میں تتر بتر اور دوسری قوموں کے ماتحت تھے۔ مقدس سرزمین فلسطین پر دشمنوں کا قبضہ اور جالوت بادشاہ کی حکمرانی تھی۔ بنی اسرائیل نے اپنے بزرگوں کے مشورہ سے قوم سے شاؤل نامی ایک طاقتور شخص کو اپنا بادشاہ مقرر کیا اور اس کی نگرانی میں جالوت سے مقابلہ کرکے اپنی سرزمین حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔

معمول کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام ایک دفعہ جنگل میں جانور چرا رہے تھے کہ آپ کو ایک پتھر سے آواز آئی: اے داؤد! مجھے اپنے ساتھ لے لو میں تمہارے کام آؤں گا۔ تھوڑا آگے بڑھے تو دو اور پتھروں نے بھی آپ سے اسی طرح گفتگو کی آپ روزانہ جنگل میں آتے رہتے تھے تاہم آج ان پتھروں کی غیر معمولی گفتگو نے آپ کو حیرت میں ڈال دیا، بالآخر آپ نے یہ سوچ کر وہ پتھر اپنے ساتھ تھیلی میں اٹھا لیے کہ شاید کوئی غیر معمولی واقعہ رونما ہونے والا ہے۔ شام کو آپ جب گھر لوٹے تو لوگوں نے بادشاہ کی طرف سے کیے گئے اعلان کے بارے میں آپ کو بتایا، شاؤل بادشاہ نے اپنی قوم کے نوجوانوں کو لڑائی پر ابھارنے کے لیے یہ اعلان کیا تھا کہ جو شخص کل صبح جالوت سے مقابلہ کرکے اسے قتل کردے گا اسے انعام میں بادشاہ کی بیٹی سے شادی اور آدھی سلطنت دی جائے گی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو پتھروں والی بات یاد آگئی چناں چہ آپ فلاخن اور پتھروں سے لیس ہو کر صبح کو ہونے والی لڑائی کے لیے تیار ہو گئے۔

دشمن سے مقابلہ

دوسرے دن جالوت اپنے ہتھیار بند لشکر کے ساتھ ایک وادی میں آکر اُترا، ادھر بنی اسرائیل کا مختصر لشکر تھا جن کو شاؤل لڑنے کے لیے تیار کر رہا تھا، جنگ کی بِگل بجتے ہی جالوت خود مقابلے کے لیے نکل آیا اور زور زور سے پکارنے لگا: ہے کوئی جو مجھ سے مقابلہ کرے، وہ بار بار یہ بات دہراتا رہا لیکن اس کی رعبدار آواز، دیو ہیکل مسلح جسم اور غضب ناک چہرے کو دیکھ کر کوئی بھی سامنے نہیں آرہا تھا۔
اچانک لشکر کی آخری صفوں سے بغیر جنگی لباس، تلوار اور نیزے کے ایک نوجوان ظاہر ہوا جس کے ہاتھ میں لاٹھی اور کندھے پر فلاخن رکھی تھی۔ آتے ہی کہنے لگا: میں تمہارا مقابلہ کروں گا۔ جالوت نے کہا: کیا میں ایک کتا ہوں جو تو مجھے ایک لاٹھی سے ہانکے گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! تو میرے سامنے ایک کتے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنی فلاخن سے اس کی طرف ایک پتھر پھینکا جو سیدھا اس کے سَر میں جالگا اور وہ ڈھیر ہو گیا، دشمن نے گھبرا کر پیچھے بھاگنا شروع کیا بالآخر بنی اسرائیل قوم نے ہمت کرکے ان سے اپنا ملک واپس حاصل کرلیا۔ وعدے کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام کی شاؤل کی بیٹی سے شادی کروائی گئی اسی طرح آپ بنی اسرائیل کو یروشلم میں آباد کرکے ان کے بادشاہ مقرر ہوئے۔

نبوت اور معجزے

حضرت داؤد علیہ السلام کو پہلی آسمانی کتاب "زبور" عطا ہوئی حضرت آدم علیہ السلام کی طرح آپ کو خلیفہ (نائب) کا منصب ملا اور مالکِ حقیقی نے معاملہ فہمی اور فیصلے صادر فرمانے میں آپ کو خاصی دوراندیشی سے نوازا تھا قرآن پاک میں ارشاد پاک ہے:

"اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین پر نائب بنایا ہے پس لوگوں کے درمیان حق وانصاف سے فیصلہ کر"۔

آپ علیہ السلام نہ صرف مالکِ حقیقی کی بندگی، ذکر اذکار اور نبوت کے امور بخوبی سرانجام دیتے تھے بلکہ رعیت کی نگہبانی اور دیکھ بھال کرنے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ان کو انصاف پہنچانے کے فکر میں بھی رہتے تھے جبکہ ہفتے کے مقرر دنوں میں آپ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے۔

- حضرت داؤد علیہ السلام لباس بدل کر راتوں کو عوام کا حال احوال لیتے تھے اور ان سے حکومت اور حکمرانوں کی کارکردگی معلوم فرماتے تھے۔ایک دفعہ کسی آدمی نے آپ کو کہا کہ: "بادشاہ سلامت عوام کے پیسے سے اپنی ضروریات پوری کرتا ہے اور گھربار کا خرچہ چلاتا ہے"۔اس بات پر آپ کو احساس ہوا کہ واقعی مجھے اپنی ہاتھ کی کمائی سے کھانا چاہیے۔آپ نے دعا فرمائی بدلے میں مالکِ حقیقی نے فولاد کو آپ کے لیے موم کی طرح نرم کردیا جس کو اپنی مرضی سے موڑ لیتے، اسی طرح آپ فولاد کی زرہیں بنایا کرتے جن کو بیچ کر گھربار کا خرچہ پورا فرماتے تھے۔
- حضرت داؤد علیہ السلام جب اپنی خوبصورت آواز میں زبور کے مزامیر سے مالک کی ثنا اور حمد پڑھتے تھے تو ہر چیز پر سحر کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی۔ اس کیفیت میں پہاڑ، چرند پرند اور جنگلی جیوت تک تمام چیزیں آپ کے ساتھ جھومنے لگتے اور ترنم میں شامل ہوجاتے۔

زبور اور اس کے حمدیہ گیت

زبور عہد عتیق کی ایک کتاب ہے جسے مسیحی اور یہودی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جبکہ قرآن پاک کے مطابق یہ آسمانی کتاب ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی، لفظ "زبور" کے معنیٰ "حصہ" یا "ٹکڑا" ہے۔زبور مالکِ حقیقی کی حمد، ثنا، شکرگذاری اور حکمت کی باتوں پر مشتمل ہے جن کو "مزامیر" کہا جاتا ہے، زبور میں ایسے ۱۵۰ مزامیر ہیں۔

حضرت داؤدؑ علیہ السلام کی وفات فلسطین میں ہوئی جہاں آپ کی آخری آرامگاہ ہے۔آپ کی رحلت کے بعد آپ کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے جو ایک پیغمبر بھی تھے۔ انہوں نے نہایت مضبوط حکومت چلائی۔

حضرت داؤدؑ علیہ السلام کے اقوالِ زرین

- عقل مند انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے چار اوقات سے غفلت میں نہ رہے۔
  1. وہ جب اپنے مالکِ حقیقی سے راز و نیاز کی باتیں کرے۔
  2. جب وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔
  3. جب وہ اپنے ایسے دوستوں کے ساتھ ہو جو اسے خامیوں اور عیبوں سے واقف کریں۔
  4. جب وہ تنہائی میں اپنے نفس کی مسرتوں کا اندازہ کرے او یہی سب سے زیادہ دل کے اطمینان اور قرار کا باعث ہے۔
- عقل مند کو چاہیے کہ وقت کا قدر کرے، اپنی زبان کی حفاظت کرے اور کام سے کام رکھے۔

سبق کا خلاصہ

حضرت داؤد علیہ السلام اعلیٰ شان والے پیغمبر گزرے ہیں بچپن سے بکریاں چَرانا اور فلاخن چلانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا، جب جوان ہوئے تو اپنی قوم کے بادشاہ کی فوج میں شامل ہو کر ظالم بادشاہ جالوت کو قتل کیا، انعام میں آپ کو بادشاہی ملی، بادشاہت کے ساتھ مالکِ حقیقی نے نبوت اور بہت سارے معجزات سے آپ کو نوازا۔ ان معجزات میں لوہے کا نرم ہونا، خوبصورت آواز اور چرند و پرند کا مطیع ہونا شامل ہیں۔ آپ کو "زبور" نامی آسمانی کتاب ملی جس میں مالکِ حقیقی کی حمد، ثنا اور شکر گزاری پر مشتمل مزامیر شامل ہیں۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. حضرت داؤد علیہ السلام کی اہم صفات کیا ہیں؟
2. حضرت داؤد علیہ السلام کا بچپن کیسے گذرا؟
3. حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو کس طرح قتل کیا؟
4. حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے فولاد نرم ہونے کا معجزا کیسے عطا ہوا؟
5. مزامیر کیا ہیں؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے........... نمبر بادشاہ تھے۔
2. لفظ "زبور" کے معنیٰ .... یا............. ہے۔
3. حضرت آدم علیہ السلام کی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کو.............. کا لقب عطا ہوا۔
4. حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کا بادشاہ........................ مقرر ہوا۔
5. حضرت داؤد علیہ السلام ہفتے کے مقرر دنوں میں لوگوں کے........... کیا کرتے تھے۔

(ج) درست جواب پر " ✓ " نشان لگائیں:

1. حضرت داؤد علیہ السلام کا گھرانہ رہائش پذیر تھا:

(الف) جنگل میں (ب) ریگستان میں (ج) شہر میں (د) دیہات میں

2. بزرگوں کے مشورہ سے بنی اسرائیل نے جو اپنا بادشاہ مقرر کیا وہ تھا:

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت سلیمان علیہ السلام (ج) شاؤل (د) جالوت

3. جالوت کو جس ہتھیار سے قتل کیا گیا وہ تھا:

(الف) تلوار (ب) فلاخن (ج) تیر (د) بندوق

4. حضرت داؤد علیہ السلام فولاد سے بناتے تھے:

(الف) زرہیں (ب) تیر کمان (ج) تلواریں (د) فلاخن

5. "مزامیر" کے معنی ہیں:

(الف) عبادت (ب) روزہ (ج) نماز (د) حمد

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات سے اہم آسمانی کتب کی تصاویر جمع کرنے اور زبور سے کسی ایک مزامیر لکھنے کا کہا جائے۔
- قدیم زمانے کے اسلحہ مثلاً: غلیل، فلاخن، تیر کمان، اور زرہ کے بارے میں طلبہ/طالبات کو معلومات دی جائے اور ان کی تصاویر جمع کرنے کا کہا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
محاسبہ	حساب کتاب
بِگل	ہارن، بڑی گھنٹی
ہیکل	شکل، ماڈل
مسلح	ہتھیار بند
فلاخِن	پتھر پھینکنے کا ایک قدیم اوزار
زرہ	فولادی کڑیوں والی قمیص
عہد عتیق	عہد نامہ قدیم
مطیع	فرمان بردار، تابع
فولاد	لوہا
جھومنا	ناچنا، رقص کرنا
ترنم	گنگنانا

مقدس پولوس

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- مقدس پولوس کی حالاتِ زندگی بیان کر سکیں گے (پیدائش ۱۰ء تا نمائندہ مقرر ہونے تک)
- جان سکیں گے کہ مقدس پولوس یہودی اور رومی تھے۔
- جان سکیں گے کہ آپ مشنری جذبہ رکھنے والے تھے، مسیحیت کو پھیلانے میں آپ کا بڑا کردار ہے۔
- وضاحت کر سکیں گے کہ آپ کو یسوع مسیح کا بہترین حواری کیوں کہا جاتا ہے۔
- جان سکیں گے کہ عہد نامہ جدید کے ستائیس اجزاء میں سے تیرہ اجزاء آپ کی طرف منسوب ہیں۔
- مقدس پولوس کی اخلاقی تعلیمات کو مختصر بیان کر سکیں گے۔
- آپ کے مسیحیت میں شامل ہونے کے بعد والے خطوط کے اثرات کی وضاحت کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ مقدس پولوس کو کب اور کس نے قتل کیا۔

مقدس پولوس یسوع مسیح کا قاصد، مسیحیت کا مبلغ اور مفسر اور عہد نامہ جدید کا مصنف شمار کیا جاتا ہے، آپ کا پرانہ نام "شائول" تھا جس کے معنی "مانگا ہوا" ہے لیکن بعد میں آپ اپنے لاطینی نام "پولوس" سے زیادہ مشہور ہوئے جس کے معنی "چھوٹا" ہے۔ آپ کا خاندانی تعلق یہودیوں کے بنیامین قبیلہ سے تھا، آپ کی پیدائش رومی سلطنت کے کیلکیہ ریاست میں طرسوس شہر میں سال ۱۰ء کو ہوئی۔ طرسوس اس زمانہ میں یونانی ثقافت کا مرکز اور ایک خاص اونی کپڑے کی صنعت کے لحاظ سے مشہور تھا جو بکریوں کے بالوں سے بنایا جاتا تھا، اس کے علاوہ وہاں خیمے بنانے کے کارخانے بھی تھے، پولوس نے بچپن میں وہاں کام کیا۔

پولوس ابھی چھوٹا ہی تھا کہ آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا جس کے بعد آپ شمعون کرینی کی بیوی اور سکندر کی والدہ روفن کو ماں پکارا کرتے تھے۔ آپ نے شریعت موسوی اور یہودی فقہ کی ابتدائی تعلیم ایک یہودی عالم گمل ایل سے حاصل کی جبکہ اعلیٰ تعلیم کے لیے یروشلم چلے گئے۔

حصولِ تعلیم کے بعد آپ ایک کٹر فریسی مشہور ہوئے۔ بڑے بڑے یہودی حکمرانوں سے آپ کے قریبی تعلقات تھے اس لیے آپ کو یہودیت پر بڑا ناز تھا۔ سب سے پہلے آپ کا تذکرہ اعمال کی کتاب میں ملتا ہے، استفانس کی شہادت کے وقت آپ وہاں موجود تھے اس واقعے کے بعد یہودیوں کی طرف سے مسیحیوں کی ایذاء رسانی شروع ہوئی، وہ مسیحیوں کو بدعتی اور اپنے لیے خطرہ سمجھتے تھے، اس زمانہ میں پولوس ان کا سرگرم رہنما اور مسیحیوں کا سخت مخالف تھا، مسیحیوں کو قتل کرنے کے فتوے لینے کے لیے وہ یروشلم کے چکر لگاتا تھا۔

ایمان کی تبدیلی

اعمال کے مطابق ایسا ہی ایک فتویٰ لینے کے لیے جب آپ دمشق سے یروشلم کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ۳۶ء کو حضرت یسوع مسیح نے آپ کے اوپر اپنا ظہور فرمایا اور آپ کو غیر اقوام کا نمائندہ منتخب فرمایا، اس غیر معمولی واقعہ کے بعد آپ نے تین روز روزہ رکھا پھر جلد ہی آپ کو بپتسمہ دے کر مسیحیت میں داخل کیا گیا۔

حضرت یسوع مسیح کے نمائندہ مقرر ہونے کے بعد آپ دمشق کے اندر لوگوں میں مسیحیت کی منادی کرنے لگے۔ لیکن لوگ آپ سے ڈرے ہوئے تھے۔ اس لیے آپ عرب چلے گئے۔ واپس آتے ہی آپ نے اپنے آپ کو مسیحیت کے لیے وقفہ کر دیا، مقدس پولوس نے اکثر غیر قوموں میں منادی کی اس لیے آپ کو "غیر اقوام کا رسول" بھی کہا جاتا ہے۔

مقدس پولوس کی خدمات اور شہادت

آپ کی شخصیت کو تین اہم خصوصیات حاصل تھیں۔ یونانی ثقافت، رومی شہریت اور یہودی مذہب، آپ ان تینوں خصوصیات کے بہتر استعمال سے بخوبی واقف تھے۔ آپ نے مسیحیت کو پھیلانے کے لیے مختلف سفر بھی کیے جن میں تین سفر زیادہ قابلِ ذکر ہیں جو زیادہ مشقت والے تھے جس کے دوران آپ نے کلیساؤں کے دورے کیے اور ان کے پاسبانوں کی رہنمائی فرمائی۔ آپ کو حضرت یسوع مسیح کے نام پر بے حد تکلیف دی گئی، رومی حکومت کی طرف سے آپ کے اوپر مقدمہ دائر کیا گیا اور آپ کو "مقدس پطرس" کے ساتھ مہار تینی کے مقام پر قیدی بنا کر رکھا گیا۔

عہد نامہ جدید میں آپ کے تیرہ خطوط شامل ہیں، جن کی نشاندہی کے لیے ان کے اوپر بشارتی خطوط، زندان والے خطوط اور پاسبانی خطوط کے عنوان دیئے گئے ہیں، جن میں کلیسا اور ان کی نگہبانوں کے لیے اہم ہدایات درج ہیں۔

مقدس پولوس اور مقدس پطرس کو قیدی بنانے کے بعد ۲۹ جون ۶۸ء کو قصرِ نیرو کی طرف سے قتل کیا گیا، مقدس پولوس کو رومی شہریت کا حامل ہونے کی وجہ سے صلیب دینے کے بجائے تلوار سے قتل کیا گیا۔ جب آپ کی گردن جسم سے جدا ہوئی تو اس میں سے یسوع ! یسوع ! یسوع کی آواز آئی اور زمین پر تین چکر لگاتے وقت وہ جہاں سے گذری وہاں تین چشمے ابل پڑے آج کل وہاں تین چشموں والا گرجا قائم ہے۔

- مالکِ حقیقی ہر انسان کو اس کے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا، اگر نیک اعمال ہوں گے تو اچھا بدلہ اور خراب اعمال ہوں گے تو برا بدلہ ملے گا۔
- ہر ایک کو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں بلکہ اچھائی سے دو۔
- اپنی وسعت کے مطابق تمام انسانوں کے کام آؤ۔
- اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام مت لو۔
- اگر آپ کا دشمن بھی بھوکا یا پیاسہ ہو تو اسے کھلاؤ اور پلاؤ۔
- برائی کو اپنے اوپر غالب مت کرو بلکہ برائی کی جگہ اچھائی کر دو۔

سبق کا خلاصہ

مقدس پولوس کا پرانہ نام شاؤل تھا بچپن میں آپ نے خیموں کے کارخانوں میں کام کیا اور یہودی عالم گملی ایل سے تعلیم حاصل کرکے یہودیت کا مبلغ اور ایک کٹر مذہبی بنا، ایک دفعہ حضرت یسوع مسیح نے ظاہر ہو کر آپ کو "غیر اقوام میں اپنا رسول" مقرر فرمایا، اس کے بعد آپ نے اپنے آپ کو مسیحیت کے لیے وقف کر دیا۔ یونانی ثقافت، رومی شہریت اور یہودی مذہب آپ کی خصوصیات ہیں، عہد نامہ جدید میں آپ کے خطوط شامل ہیں، آپ مسیحیت کی وجہ سے بے حد تکلیف میں مبتلا ہوئے بالآخر ریاست کی طرف سے آپ کو تلوار کے ذریعے قتل کر دیا گیا۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

1. مقدس پولوس کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟
2. مقدس پولوس نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
3. مقدس پولوس کے ایمان کی تبدیلی کا واقعہ کیسے پیش آیا؟
4. مقدس پولوس کو ''غیر اقوام کا رسول'' کیوں کہتے ہیں؟
5. مقدس پولوس مسیحیت کیلئے کون سی خدمات سرانجام دیں؟

(ب) درست جواب پر " ✓ " نشان لگائیں:

1. عہد نامہ جدید میں مقدس پولوس کے خطوط کی تعداد شامل ہے:

(الف) ۱۰ (ب) ۱۱ (ج) ۱۲ (د) ۱۳

2. تبدیلیٔ ایمان کے بعد آپ نے منادی شروع کی:

(الف) اسلام کی (ب) یہودیت کی (ج) مسیحیت کی (د) بودھ دھرم کی

3. مہار تینی قید خانے میں آپ کے ساتھی تھے:

(الف) مقدس آگسٹین (ب) مقدس پطرس (ج) مقدس توما (د) یسوع مسیح

4. مقدس پولوس کی شخصیت کی خصوصیات تھیں:

(الف) ۳ (ب) ۴ (ج) ۲ (د) ۱

5. مقدس پولوس کی گردن جس جگہ گری وہاں آج کل موجود ہے:

(الف) تین چشموں والا گرجا (ب) دو چشموں والا گرجا (ج) مندر (د) مسجد

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• مقدس پولوس ابھی چھوٹے ہی تھے کہ	• اونی کپڑے اور خیموں کی وجہ سے مشہور تھا۔
• مقدس پولوس اعلیٰ تعلیم کے لیے	• مقدس پولوس کا استاد تھا۔
• طرسوس اسی دور میں	• ۶۸ء میں قتل کیا گیا۔
• گملی ایل نامی یہودی عالم	• آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔
• مقدس پولوس کو قیصرِ نیرو کے حکم سے	• یروشلم کی طرف گئے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبہ/طالبات کو مقدس پولوس کے مختلف خطوط دکھا کر ان کی منتخب باتیں یاد کروائی جائیں۔
- طلبہ/طالبات کو مقدس پولوس کی زندگی پر ڈاکیومینٹری دکھا کر ان کی معلومات میں اضافہ کیا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
قاصد	پیغام پہنچانے والا
مبلّغ	منادی کرنے والا
مفسّر	وضاحت اور تشریح کرنے والا
فریسی	مذہبی رہنما
قیصر	روم کا بادشاہ
نیرو	روم کا قدیم شہر
بدعتی	شریعت کے خلاف نئی باتوں پر عمل کرنے والا
اقوام	قوم کی جمع۔ لوگ